عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۵ | ۲۵ ذیقعد تا یکم ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ بمطابق ۴ تا ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء | شمارہ نمبر ۴۵

حج و زیارت کی لاج رکھیں

ایک فیصلہ کُن مناظرہ اور قادیانیّت کا فرار

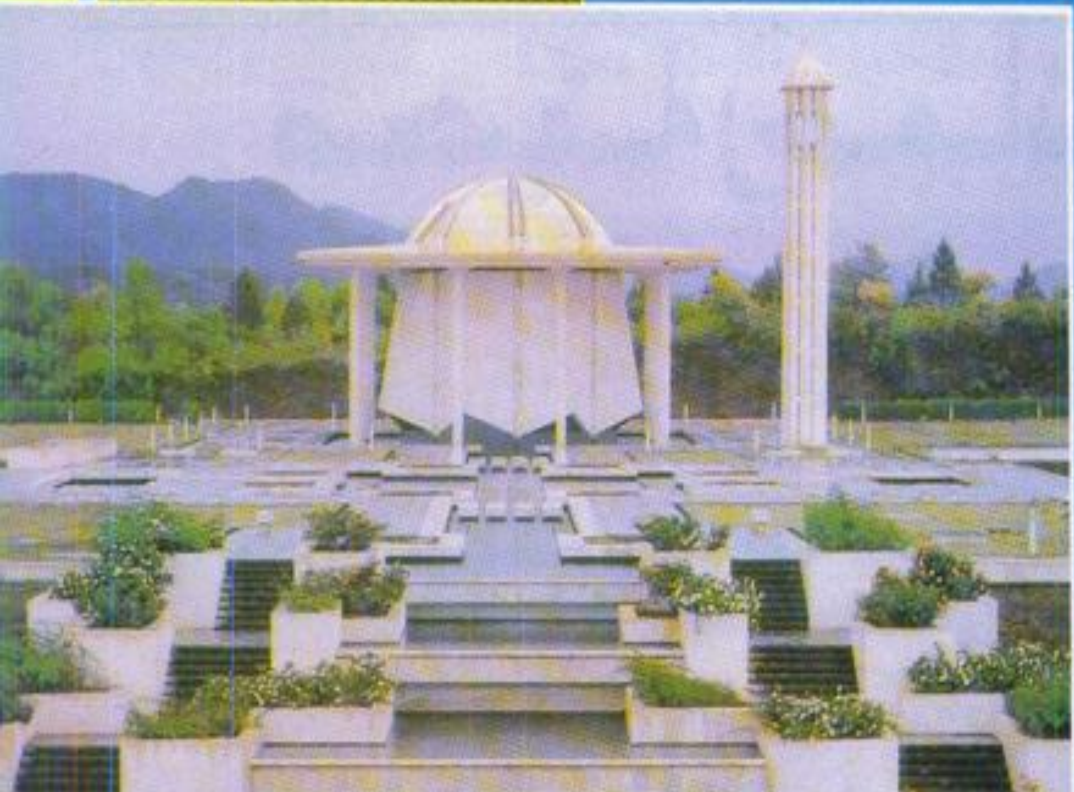

نوحہ

قادیانیوں سے دوستی کا عبرتناک انجام

تناقضات مرزا

قادیانیوں سے چند سوالات

مکہ مکرمہ میں قیام کی فضیلت

قیمت : ۵ روپے

قادیانی نواز وکلاء کا حشر

س........ کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان دین متین اس مسئلے میں کہ گزشتہ دنوں مردان میں قادیانیوں نے ربوہ کی ہدایت پر کلمہ طیبہ کے بیج بنوائے' پوسٹر بنوائے اور بیج اپنے بچوں کے سینوں پر لگائے اور پوسٹر دکانوں پر لگا کر کلمہ طیبہ کی توہین کی اس حرکت پر وہاں کے علماء کرام اور غیرت مند مسلمانوں نے عدالت میں ان پر مقدمہ دائر کردیا اور فاضل جج نے ضمانت کو مسترد کرتے ہوئے ان کو جیل بھیج دیا اب عرض یہ ہے کہ وہاں کے مسلمان وکلاء صاحبان ان قادیانیوں کی پیروی کر رہے ہیں اور چند پیسوں کی خاطر ان کے ناجائز عقائد کو جائز کرنے کے لئے جدوجہد کر رہے ہیں ان وکلاء صاحبان میں ایک سید ہے۔ برائے کرم قرآن اور احادیث نبوی کی روشنی میں تفصیل سے تحریر فرمادیں کہ شریعت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی رو سے ان وکلاء صاحبان کا کیا حکم ہے؟

ج........ قیامت کے دن ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیمپ ہوگا اور دوسری طرف مرزا غلام احمد قادیانی کا۔ یہ وکلاء جنہوں نے دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف قادیانیوں کی وکالت کی ہے۔ قیامت کے دن غلام احمد کے کیمپ میں ہوں گے اور قادیانی ان کو اپنے ساتھ دوزخ میں لے کر جائیں گے۔ واضح رہے کہ کسی عام مقدمے میں کسی قادیانی کی وکالت کرنا اور بات ہے۔ لیکن شعائر اسلامی کے مسئلہ پر قادیانیوں کی وکالت کے معنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مقدمہ لڑنے کے ہیں۔ ایک طرف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دین ہے اور دوسری طرف قادیانی جماعت ہے۔ جو شخص دین محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں قادیانیوں کی حمایت و وکالت کرتا ہے وہ قیامت کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں شامل نہیں ہوگا خواہ وہ وکیل ہو یا کوئی سیاسی لیڈر' یا حاکم وقت۔

صَحیفَۂ رحمانیہ

اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش

قارئین ہفت روزہ ختم نبوت اور دیگر اہل علم حضرات سے ایک ضروری گزارش ہے کہ حضرت مولانا سید محمد علی مونگیروی رحمتہ اللہ علیہ خانقاہ رحمانیہ' مونگیر صوبہ بہار (بھارت) نے اپنے زمانہ حیات میں رد قادیانیت پر سو سے زائد کتب و رسائل شائع فرمائے۔ علاوہ ازیں آپ نے صحیفہ رحمانیہ کے نام سے سلسلہ رسائل بھی شائع فرمائے۔ صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲ دفتر مرکزیہ کی لائبریری میں موجود ہے۔ نہ معلوم اس کے بعد بھی آپ نے اس سلسلہ کے کتنے نمبر شائع کئے۔

اس وقت "عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت" کی مرکزی لائبریری ملتان میں صحیفہ رحمانیہ نمبرز ۴' ۵' ۶' ۸' ۹' ۱۰' ۱۱' ۱۲' ۱۳' ۱۷' ۲۲ موجود نہیں ہیں اور اگر صحیفہ رحمانیہ نمبر ۲۲ کے بعد بھی نمبرات ہوں تو وہ بھی موجود نہیں ہیں۔ اندرون و بیرون ملک کے جملہ اہل علم حضرات سے استدعا ہے کہ کسی کے پاس مندرجہ بالا صحیفہ رحمانیہ کے نمبرات موجود ہوں تو ان کے عمدہ فوٹو اسٹیٹ کرکے رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال فرمائیں۔ فوٹو اسٹیٹ اور ڈاک کے جو اخراجات ہوں گے وہ دفتر مرکزیہ ادا کرے گا۔ یہ بہت بڑی علمی معاونت ہوگی۔ اگر اصل ارسال فرمائیں گے تو ان کے فوٹو کرا کر اصل رجسٹرڈ ڈاک سے واپس کردیں گے۔ امید ہے کہ اس دینی و علمی معاونت میں کوتاہی نہیں فرمائیں گے۔ یہ صدقہ جاریہ ہوگا۔ اللہ رب العزت توفیق مرحمت فرمائیں۔

رابطہ کے لئے : حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مرکزی ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

صدر دفتر ملتان پاکستان (فون : ۵۱۴۱۲۲)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوت

جلد ۱۵ شمارہ ۴۵

۲۵ ذیقعدہ تا یکم ذی الحجہ ۱۴۱۷ھ
بمطابق ۴ تا ۱۰ اپریل ۱۹۹۷ء

قیمت ۵ روپے

سرپرست: حضرت مولانا خواجہ خان محمد زید مجدہ

مدیر اعلیٰ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

مدیر مسئول: عبدالرحمن باوا

مجلس ادارت
○ مولانا عزیز الرحمن جالندھری
○ مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر — مولانا نذیر احمد تونسوی
○ مولانا منظور احمد حسینی — ○ مولانا محمد جمیل خان
○ مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرکولیشن منیجر: محمد انور

قانونی مشیر: حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائیٹل ڈیزائن: ارشد دوست محمد، محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

اداریہ	۳
ایک فیصلہ کن مناظرہ اور قادیانیت کا فرار	۶
مکہ مکرمہ میں قیام کی فضیلت	۸
قادیانیوں سے چند سوالات	۱۰
نوحہ (قادیانیوں سے دوستی کا عبرتناک انجام)	۱۲
صحابہ کرام کا معیار حق	۱۵
تناقضات مرزا	۱۹
قادیانیت اسلام کے خلاف منظم بین الاقوامی سازش	۲۰
حج و زیارت کی لاج رکھیں	۲۳

زر تعاون

سالانہ ۲۵۰ روپے — ششماہی ۱۲۵ روپے — سہ ماہی ۷۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ امریکی ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ امریکی ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ اور ایشیائی ممالک ۴۰ امریکی ڈالر

چیک، ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت نیشنل بینک پرانی نمائش نمبر ۰۷-۴۸ کراچی پاکستان ارسال کریں

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PHONE: 071-737-8199

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی
فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضوری باغ روڈ، ملتان فون 514122-583486، فیکس 542277

پبلشر: عبدالرحمن باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۰۳، [illegible] لائن کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مولانا احمد میاں حمادی کے صاحبزادوں پر حملہ...... کسی بڑی سازش کا پیش خیمہ

گزشتہ اداریوں میں اشارتاً" اطلاع دی گئی تھی کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے صوبہ سندھ کے کنوینر' مرکزی رہنما اور ٹنڈو آدم جامع مسجد کے خطیب مولانا احمد میاں حمادی کے بڑے صاحبزادے حافظ طاہر علی جو مدرسہ مفتاح العلوم کے طالب علم ہیں کو مدرسہ جاتے ہوئے اغواء کیا گیا اور زدوکوب کرنے کے بعد یہ دھمکیاں دیتے ہوئے چھوڑ دیا گیا تھا کہ تمہارے والد قادیانیوں کے خلاف بہت کام کرتے ہیں اب ان کو اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کو قتل کریں گے' اس کے بعد ایک اور مرتبہ طاہر علی کو بازار میں مارا گیا گزشتہ دنوں مولانا احمد میاں حمادی کے چھوٹے صاحبزادے جو حفظ قرآن کر رہے ہیں ان کو جمعہ کے دن اغواء کر کے حیدر آباد لے جایا گیا اور ابھی مار پیٹ کا مرحلہ شروع نہیں ہوا تھا کہ وہ بچہ ایک کھڑکی کے ذریعے بھاگ کر واپس آگیا حافظ طاہر علی کے مطابق وہ حیدر آباد مدرسہ مفتاح العلوم پڑھنے کے لئے ٹنڈو آدم اسٹیشن پر پہنچے عوام ایکسپریس میں سوار ہو کر ایک ڈبہ میں بیٹھے چند افراد سوار ہوئے اور ڈبہ کے اس حصہ میں جس میں طاہر علی بیٹھے ہوئے تھے لوگوں کو کہا کہ یہ حصہ مخصوص ہے آپ سب لوگ اٹھ جائیں لوگ اٹھ گئے حافظ طاہر علی بھی اٹھنے لگے انہوں نے کہا کہ آپ بیٹھے رہیں حیدر آباد تک ان حضرات نے خاطر مدارات کے ضمن میں کچھ کھلانے کی کوشش کی لیکن حافظ طاہر علی نے انکار کر دیا حیدر آباد اسٹیشن کے بعد جب وہ باہر نکلے تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہیں؟ تو انہوں نے بتایا تو کہا کہ ہم بھی اسی طرف جا رہے ہیں آپ کو اتار دیں گے وہ گاڑی میں سوار ہو گئے گاڑی چلتے ہی انہوں نے ان کو دبوچ کر سیٹوں کے نیچے دبا دیا اور پستول تان لئے کہ شور نہ مچانا بعد ازاں ایک گھر لے گئے اور وہاں ان کو پہلے روپے کی پیشکش کی کہ ہم تم کو لاکھوں روپے دیں گے تم قادیانی بن جاؤ ان کے انکار پر تین لڑکیاں پیش کیں انہوں نے جواب میں کہا کہ مسلمان لولی لنگڑی اور اندھی لڑکی ان لڑکیوں سے بدرجہا بہتر ہے۔ اس پر انہوں نے ان کو مارنا شروع کر دیا بعد ازاں ان کے سامنے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنماؤں کی تصاویر پیش کی گئیں اور کہا گیا کہ یہ لوگ کہاں رہتے ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھے معلوم نہیں ہمارے ہاں جلسے اور ختم نبوت کانفرنس میں تشریف لاتے ہیں' اس پر کہا کہ ہم ان سب کو قتل کریں گے۔ پھر ان کو مارا کانوں میں ڈرل سے سوراخ کرنے کی کوشش کی۔ سر پر ضربیں لگائیں جس سے یہ بے ہوش ہو گئے۔ جب ان کو ہوش آیا تو گھر پر تھے۔ مولانا حمادی کے مطابق ٹنڈو آدم کے مضافات میں ایک جوس فیکٹری کے قریب جھاڑیوں میں ایک ڈاکٹر نے دیکھا کہ کوئی شخص پڑا ہوا ہے۔ قریب سے دیکھ کر انہوں نے پہچان لیا اور اٹھا کر مسجد پہنچایا پولیس کو رپورٹ کرا دی گئی لیکن پولیس تاحال کسی کو گرفتار نہ کر سکی بلکہ ایف آئی آر درج کرنے میں پس و پیش کیا۔ پھر درج کی گئی تو اس میں گڑبڑ کرنے کی کوشش کی پولیس کی نااہلی کی وجہ سے معاملہ مزید بگڑتا جا رہا ہے۔ مولانا طاہر علی کے اغواء کے بعد کالے شیشوں والی گاڑی جامع مسجد کے اطراف اور مولانا حفیظ الرحمٰن صاحب کے مدرسہ کے اردگرد کئی مرتبہ دیکھی گئی۔ مولانا حفیظ الرحمٰن کے ایک طالب علم کو اغواء کرنے کی کوشش کی گئی لیکن پولیس نے کوئی حفاظتی اقدامات نہیں کئے اس دوران حافظ طاہر علی رات کو دوائی لے کر واپس آرہے تھے کہ ایک سنسان گلی میں ان کو چند لڑکوں نے پکڑ کر پھر مارا پیٹا۔ جس کی وجہ سے وہ پھر شدید زخمی ہو گئے۔ ڈاکٹروں کی تشخیص کے مطابق ان کے سر پر اندرونی طور پر شدید چوٹیں آئیں ہیں جس کی وجہ سے ان پر روزانہ دورے پڑتے ہیں۔ کانوں کی سماعت تقریباً" ختم ہے جسم زخموں سے چور ہے۔ ابھی مولانا طاہر علی کے زخم ٹھیک نہیں ہوئے تھے کہ ان کے چھوٹے بھائی اسحاق کو راستہ سے اغواء کر کے حیدر آباد کے ایک مکان میں لے جا کر بند کر دیا۔ اس دوران انہوں نے کھڑکیاں کھولیں۔ ایک کھڑکی میں کچھ سلاخیں نکلی ہوئیں تھیں جس کی وجہ سے یہ نکل کر بھاگ آئے ورنہ ان کا

حشر ہو سکتا تھا کہ بھائی سے کچھ زیادہ برا ہوتا۔ پولیس کو اس کی بھی اطلاع کردی گئی لیکن ابھی تک کوئی قانونی کارروائی عمل میں نہیں آئی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب نے فوری طور پر مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کو ٹنڈو آدم روانہ کیا تاکہ وہ خود اس معاملے کو دیکھیں نائب امیر مرکزیہ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی بیماری کی وجہ سے خود تشریف نہ لے جاسکے۔ انہوں نے مولانا نذیر احمد تونسوی' مولانا سعید احمد جلال پوری' مولانا جمال اللہ الحسینی' مولانا مفتی جمیل خان صاحب کو ٹنڈو آدم بھیجا کہ وہ مولانا طاہر مکی کی عیادت کریں اور اس سلسلے میں مولانا سے بھرپور تعاون کریں۔ ٹنڈو آدم کے مسلمانوں نے احتجاجی مظاہرے اور جلسے کئے۔ حکام سے ملاقاتیں کیں۔ کراچی دفتر کی طرف سے گورنر اور وزیر اعلیٰ کو فیکس کیا گیا لیکن وہ خود بیچارے اقتدار کے بھوکے اپنے اقتدار کی فکر میں اتنے مصروف ہیں کہ ان کو عوام سے کیا دلچسپی؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ مولانا احمد میاں حمادی جس محبت' لگن اور خلوص کے ساتھ عقیدہ ختم نبوت کے سلسلے میں مصروف عمل ہیں۔ ان کا پورا خاندان چوبیس گھنٹے اس مشن میں مصروف ہے اور سندھ کے کسی حصے میں قادیانیوں کی طرف سے یا کسی کی طرف سے بھی ناموس رسالتؐ پر حملہ ہوتا ہے وہ مجاہد سپاہی بن کر خاندان سمیت میدان عمل میں اتر جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ ٹنڈو آدم میں کوئی قادیانی کھلم عام قیام پذیر نہیں۔ اس لئے ڈھونڈنے کے باوجود ٹنڈو آدم میں کوئی قادیانی نہیں ملا جس کو ایف آئی آر میں نامزد کیا جاسکے۔ کراچی میں مولانا حمادی نے قادیانیوں پر تحفظ ناموس رسالتؐ کے سلسلے میں کئی مقدمات کئے ہوئے ہیں۔ اس لئے ہم یہ محسوس کرتے ہیں کہ قادیانیوں کی جماعت اور لادین طبقہ مولانا کو تبلیغی مشن سے روکنا چاہتا ہے۔ اس طرح قادیانی جماعت کسی بڑی سازش کی تیاری میں مصروف عمل ہے۔ نگراں حکومت میں تو وہ کامیاب نہ ہوسکے اب منتخب حکومت میں وہ شرارت کرکے اس کو بدنام کرنے کی کوشش کرے گی اس لئے اس قسم کی حرکتیں شروع کی گئیں ہیں۔ ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ فوری طور پر وہ کسی مستند ادارے کے ذریعے ان واقعات کی تحقیقات کرائے اور سی آئی اے کے کسی دیانت دار افسر کو مقرر کرکے مجرموں کی گرفتاری کا اہتمام کرے اور مولانا حمادی کے خاندان کی حفاظت کرے۔ ورنہ حالات کی خرابی کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ قادیانی مسئلہ پر خاموش رہنے والی حکومت اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ نہیں سکتی۔

امیر مرکزیہ کا علماء دیوبند کو یکجا کرنے کی کوشش

امیر مرکزیہ شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ پاکستان کی ان شخصیات میں شامل ہیں جن پر امت کے تمام مسالک کا متفقہ اعتماد ہے اس بنا پر جب بھی مشترکہ لائحہ عمل کے لئے مجلس عمل ترتیب پائی ہے پاکستان کی تمام مذہبی اور سیاسی جماعتیں حضرت الامیر کو اپنا قائد تسلیم کرتی ہیں۔ مسلک حقہ میں علماء دیوبند میں تو آپ کی حیثیت ایک مشفق روحانی والد کی ہے۔ تمام طبقے آپ کا از حد احترام کرتے ہیں۔ گزشتہ کچھ سال سے مسلک حقہ کے درمیان جس طرح افتراق و انتشار ہوا اس کی وجہ سے مسلک سے وابستہ ہر شخص دل گرفتہ اور خون کے آنسو روتا تھا۔ خاص کر مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق کے اختلافات نے جس طرح علماء دیوبند کے درمیان اختلاف کی لکیر کو زیادہ اجاگر کیا کہ ہر جگہ شکست کا سامنا کرنا پڑا اور اس کی وجہ سے ہر جگہ دشمنوں نے علماء دیوبند کے مدارس اور مساجد کو نقصان پہنچایا اس پر ہر شخص خواہش مند تھا کہ اختلافات کی اس خلیج کو دور کرنے کے لئے کوئی بزرگ پیش قدمی فرمائیں اور ان تمام علماء کرام کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر جمع کریں۔ تمام طبقوں کی نگاہ حضرت امیر مرکزیہ پر مرکوز ہوئی اور انہوں نے اپنے اختلافات دور کرانے کے لئے حضرت سے ثالثی کی درخواست کی۔ حضرت اقدس نے تمام سرکردہ لوگوں کو بلایا اور ان کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونے کی تلقین کی۔ اجلاس میں مولانا سمیع الحق' مولانا فضل الرحمٰن' مولانا فداء الرحمٰن درخواستی' مولانا محمد اسفندیار خان' مولانا سید عبدالمجید ندیم شاہ' مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار' مولانا عبدالغفور حقانی' مولانا عبدالستار تونسوی' مولانا محمد عبداللہ' مولانا نذیر احمد فاروقی' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی وغیرہ شریک ہوئے اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ تمام علماء کرام مسلک حق کے لئے مشترکہ کام کریں گے۔ مولانا فضل الرحمٰن اور مولانا سمیع الحق دونوں جماعتوں کو یکجا کرنے کی کوشش کریں' اجلاس میں امیر مرکزیہ کو اختیار دیا گیا کہ وہ مولانا علی شیر حیدری سے ملاقات کرکے ان کو بھی مشترکہ پلیٹ فارم کے تحت کام کرنے پر آمادہ کریں گے' اجلاس میں فرقہ واریت کے بہانے مسلک دیوبند کے مدارس اور مساجد پر حملوں کی مذمت کرتے ہوئے فریقین کو کہا گیا کہ ایک دوسرے کو جان سے مارنا اور بے گناہوں کو قتل کرنا شرعاً" جائز نہیں اس لئے تمام علماء کرام دہشت گردی سے برأت کا اظہار کرتے ہوئے متحارب فریقین کو تلقین کرتے ہیں کہ وہ ایک دوسرے کے قتل عام کو بند کریں اور علمی اور عقیدے کے مسائل کو علمی انداز میں حل کریں کیونکہ اس طرح مغرب مسلمانوں کو بدنام کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ طے کیا گیا کہ اگلا اجلاس جلد ہوگا جس میں مشترکہ لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔

مولانا محمد اشرف کھوکھر

ایک فیصلہ کن مناظرہ اور قادیانیت کا فرار

قادیانی یہودی اور عیسوی طاقتوں کی پشت پناہی میں کچھ عرصہ سے اپنے روایتی دجل و فریب کو پھیلانے اور عالم اسلام کے باہمی اتحاد و اتفاق کا شیرازہ بکھیرنے کے لئے سرگرداں ہیں۔ حکومت کی گرفت ڈھیلی ہونے کی وجہ سے قادیانی نوجوان نسل کو روزگار کا لالچ دے کر قادیانیت کے دام فریب میں پھانسنے کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں تاکہ مسلمانوں کے دلوں سے رسول آخرین محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو نکال کر قادیان کے دہقان زادے مرزا غلام احمد قادیانی کا غلام بنا سکیں لیکن ایسا ہرگز نہیں ہوگا جب تک خاتمہ کائنات محبوب کبریا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا تحفظ کرنے والے دیوانے اور پروانے موجود ہیں قادیانیت کے ناپاک وجود کو کرہ ارض پر پنپنے نہیں دیں گے۔ انشاء اللہ

ماضی قریب کے دور حکومت میں قادیانیوں نے پھر سے اپنی ہر قریب سرگرمیاں تیز کردیں اور آئین پاکستان کی کھلم کھلا مخالفت شروع کردی تاحال قادیانی مرزا غلام احمد کی جھوٹی نبوت کے پرچار میں سرگرداں ہیں اور خاص کر نوجوان نسل کو بے ایمان بنانے کے لئے کوشاں ہیں حکومت وقت کو بروقت اس کا سدباب کرنا چاہئے ورنہ یہودیت کے یہ آلہ کار مملکت خداداد کے امن و امان کو مسموم کردیں گے۔

قادیانی جہاں ملک کے دوسرے حصوں میں اپنے روایتی دجل کو پھیلانے کی سعی لاحاصل کررہے ہیں وہاں پاکستان کے دل یعنی کراچی میں ان کی سرگرمیاں تیز تر دکھائی دیتی ہیں تاکہ کراچی کے روبہ امن صورت حال کو ایک دفعہ پھر مکدر کیا جائے" قادیانیوں نے کراچی کے مختلف علاقوں ملیر، منظور کالونی، نیو کراچی، بلدیہ ٹاؤن کے علاقوں میں قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی ہے تازہ ترین صورت حال یہ ہے کہ بلدیہ ٹاؤن کے ایک کارخانہ میں قادیانیوں نے وہاں موجود مزدور طبقہ اور دوسرے مسلمانوں کو قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی مولانا قاری حق نواز تونسوی، مہتمم دارالعلوم صفہ جو اس علاقہ کے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر بھی ہیں نے اس کی اطلاع ختم نبوت کے دفتر واقع پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی پہنچائی۔ اس سے قبل مولانا انور فاروقی اور بلدیہ ٹاؤن میں موجود قادیانی مبلغ سے مباحثہ بھی کرایا قادیانی مبلغ نے ۱۹ مارچ ۹۷ء کو جوابات دینے کا صبح ۹ بجے تا ۱۱ وقت مقرر کیا۔ چنانچہ دفتر ختم نبوت سے مقررہ تاریخ کو مولانا نذیر احمد تونسوی، مولانا جمال اللہ الحسینی، مفتی احمد حسن اور دفتر کے ہم ساتھی صبح سویرے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں روحانی خزائن (روحانی خطائیں) نور حق، ازالہ اوہام وغیرہ کا ایک بڑا بیگ تیار کرکے اپنی گاڑی میں روانہ ہوئے وقت مقررہ پر سب ساتھی پہنچ گئے۔ مقام مقررہ پر قادیانی مربی محمد طاہر اور محمد سرور کے علاوہ تقریباً" پچاس کے قریب لوگ موجود تھے۔ ہمارے پہنچتے ہی قادیانی مربی کے پسینے چھوٹ گئے، پہلے تو وہ بات نہ کرنے کے بہانے بنانے لگا۔ لیکن ختم نبوت والے اپنے شکار کو کب چھوڑتے ہیں؟ بہرحال قادیانی مربی طاہر کسی طرح بات کرنے کے لئے تیار ہوگیا۔ سب سے پہلے حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے فرمایا:

"آپ خواہ مخواہ گھبرا گئے ہیں ہم نے آپ سے کوئی مشکل بات نہیں کرتے بلکہ ایسی آسان گفتگو کریں گے کہ جس کا نتیجہ دو اور دو چار کی طرح واضح ہوکر سامنے آجائے گا۔ قرآن میں ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ اس اصول کی روشنی میں مرزا قادیانی کا ایک الہام انا انزلنہ قریباً" من القادیان جو تذکرہ نامی قادیانی کتاب میں درج ہے اور یہ کتاب موجود ہے مرزا غلام احمد نے کہا کہ میں نے دیکھا یہ الہام قرآن مجید میں نصف کے قریب دائیں صفحے پر لکھا ہوا ہے۔ آپ قرآن مجید کے کسی نسخے سے یہ الہام نکال کر دکھائیں۔ ورنہ قرآن کریم کے حکم کے مطابق مرزا پر لعنت بھیج کر مرزائیت سے براءت کا اعلان کریں"۔

یہ سوال پیش ہونے کے بعد قادیانی مربی محمد طاہر کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں اور لاجواب ہوکر شرمندہ ہوگیا اس کے بعد باقاعدہ گفتگو کا آغاز ہوا قادیانی مربی طاہر نے سوال کیا کہ "مرزا صاحب نے یہ دعویٰ کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوچکے ہیں جبکہ آپ تمام حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر بقید حیات موجود ہیں اور قرب قیامت میں نزول فرمائیں گے آپ قرآن مجید کی کوئی ایک آیت اور احادیث نبویہ پیش کریں؟ اگر آپ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام ثابت کردیں میں (طاہر) مرزا صاحب کی تمام باتوں

کو جھوٹا مان کر قادیانیت سے تائب ہو جاؤں گا اور مرزا غلام احمد پر لعنت بھیجوں گا"۔ اس پر مولانا نذیر احمد تونسوی نے فرمایا:

"پہلے آپ ہماری پہلی بات کا جواب دیں بقول آپ کے مرزا نبی ہے' نبی کی بات تو جھوٹی نہیں ہوتی اور جھوٹے پر اللہ تعالیٰ نے لعنت بھیجی ہے لعنت اللہ علی الکٰذبین لہٰذا مرزا قادیانی قرآن مجید کی رو سے جھوٹا ہے' انا انزلنہ قریبا" من القادیان قرآن میں موجود نہیں لہٰذا مرزا پر آپ بھی لعنت بھیجیں۔ اسکے بعد دوسری بات کا جواب ہم دیں گے حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام قرآن و حدیث سے ثابت کریں گے۔ اب قادیانی مربی آئیں بائیں شائیں کرنے لگا اور غصے سے لال پیلا ہو کر بھاگنے کی کوشش کی' وہاں موجود لوگوں نے منت سماجت سے قادیانی مربی طاہر کو واپس لایا تو مولانا جمال اللہ الحسینی نے مرزا قادیانی کی کتاب نور حق کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا کہ "ہم نے مرزا غلام احمد پر قرآن مجید کی روشنی میں ایک بار لعنت بھیجی آپ اس پر خفا ہو گئے لیکن مرزا قادیانی نے یہ دیکھیں "نور حق" کا حوالہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے تمام امت مسلمہ پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں پر نعوذ باللہ ایک ہزار مرتبہ لعنت لعنت لعنت لکھی ہے اور مولانا جمال اللہ الحسینی صاحب نے حاضرین کو مرزا کی لکھی ہوئی لعنت لعنت دکھائی جہاں مرزا قادیانی نے تمام امت مسلمہ کو لعنتی لکھا ہے"۔

اب قادیانی مربی طاہر جان چھڑانے کی کوشش کرنے لگا لیکن تحفظ ختم نبوت کے مجاہدین قادیانی غداروں کا پیچھا چھوڑنے والے نہیں ہیں اب مولانا تونسوی صاحب' مولانا جمال اللہ الحسینی اور ختم نبوت کے ساتھیوں نے مرزا قادیانی کے اخلاق پر گفتگو کرنے کو کہا مولانا جمال اللہ الحسینی نے فرمایا چونکہ فتنہ کی اصل مرزا غلام احمد قادیانی ہے لہٰذا اس پر بات کریں لیکن قادیانی مربی اپنے عفیف اور نیچی نیچی سے الہام پانے والے نبی کے اخلاق پر بات کرنے کیلئے کب تیار ہوتے ہیں؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

اب قادیانی مربی نے اپنی پہلے والی بات دہرائی تو مولانا جمال اللہ الحسینی نے فرمایا کہ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام تو قرآن مجید سے ہم ثابت کر کے دکھاتے ہیں۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا قائل تھا اصل اختلاف تو اس میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو مسیح موعود کہتا ہے جبکہ مسیح حضرت عیسیٰ بن مریم علیہم السلام ہیں اور موعود کا مطلب لوٹ کر آنے والے یا وعدہ کیا ہوا۔ لہٰذا مرزا اس لحاظ سے حیات عیسیٰ علیہ السلام کا قائل ہوا اور یہ بات طے ہو گئی کہ حضرت مسیح علیہ السلام کا آنا حق ہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نشانیاں اور علامات بتائی ہیں اب مولانا جمال اللہ الحسینی نے بہت ساری احادیث نبویہ' سنائیں۔ اب مولانا جمال الحسینی نے حیات عیسیٰ علیہ السلام کے ثبوت میں قرآن مجید کی آیت وقولهم انا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله وما قتلوه وما صلبوه (سورہ نساء پ ٦) "یعنی یہودیوں پر ان کے اس قول کے سبب لعنت پڑی کہ وہ کہتے تھے کہ ہم نے ضرور ضرور مسیح ابن مریم رسول اللہ کو قتل کر دیا اور انہوں نے اس کو نہ تو قتل کیا اور نہ صلیب پر کھینچا"۔ اور ظاہر ہے کہ قتل کرنے اور صلیب پر کھینچنے کے قابل جسم ہوتا ہے نہ کہ روح۔ پس یہود کا دعویٰ قتل مسیح کے جسم کی نسبت ہوا اور اللہ تعالیٰ نے بھی قتل اور صلب کی نفی جسم مسیح کی نسبت کی چونکہ سب منصوبہ ضمیریں وما قتلوه اور وما قتلوه يقينا" بل رفعه الله اليه میں پائی جاتی ہیں ان سب کا مرجع المسیح ہے لہٰذا ضروری ہے کہ مسیح علیہ السلام کا جسم کا اٹھایا جانا ماننا پڑے گا کیونکہ جس چیز کی طرف یہودی دعویٰ کرتے تھے کہ ہم نے اس کو قتل کر دیا اللہ تعالیٰ نے اس کی تردید فرمائی اور اوپر آسمان پر اٹھا لیا۔

اب قادیانی مربی نے پینترا بدلا ورفعناه مكانا" علیا سے بلندی درجات کا حوالہ دے کر انکار حیات عیسیٰ علیہ السلام کا پہلو بدلا لیکن مولانا جمال اللہ الحسینی نے قرینہ سمجھا دیا پھر قادیانی مربی اپنے روایتی طریقہ آئیں بائیں شائیں کرنے لگا۔ یاد رہے کہ قادیانی مربی طاہر نے ورفعناه علیا پڑھی تو حاضرین میں سے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا کہ جو شخص قرآن مجید صحیح نہیں پڑھ سکتا اس کے عقیدہ کا کیا اعتبار ہے؟ اس پر قادیانی مربی انتہائی شرمندہ ہوا بالآخر قادیانی مربی جب مزید جوابات نہ دے سکا تو کہنے لگا کہ یہ کتابیں (روحانی خزائن وغیرہ) مرزا صاحب کی نہیں ہیں اس پر مولانا جمال اللہ الحسینی اور مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ کتابیں مرزا غلام احمد قادیانی کی نہ ہوں تو ہم ایک لاکھ روپے انعام دیں گے تو اب قادیانی مربی اپنا سا منہ لے کر رفو چکر ہو گیا۔ اب آخر میں جب قادیانی لاجواب ہو گئے تو حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب نے ختم نبوت پر مدلل تقریر کی اور مرزا قادیانی کے کفریہ نظریات کا پردہ چاک کیا اور علاقہ میں قادیانیت کے خلاف مسلمان نوجوانوں نے وعدہ لیا اور مبلغین ختم نبوت نے مرزائی کتب کے حوالہ جات پیش کرتے ہوئے کہا کہ مرزا غلام احمد نے انبیاء کرام کی توہین کر کے برصغیر میں توہین رسالت کی بنیاد ڈالی۔ عیسیٰ علیہ السلام کو ننگی گالیاں دیں' روضہ رسول اکرمؐ کی توہین کی۔ صحابہ اہل بیت کی توہین کی' مبلغین نے مرزائی کتب سے حوالے دکھا کر کہا کہ جس شخص نے اپنے مریدوں سے خطوط لکھ کر تاکید سے شرابیں منگوائیں جس نے اپنے آپ کو حاملہ کہہ کر اپنی مدت حمل دس ماہ بیان کی۔ جس نے تمام مسلمانوں کو کنجریوں کی اولاد لکھا۔ جس نے رات کی تنہائی میں بھانوں نامی ایک غیر محرم

باقی صفحہ ۲۹ پر

مکہ مکرمہ میں قیام کی فضیلت

امام التابعین حضرت حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ بہت مشہور بزرگ گزرے ہیں' زہد و پرہیز گاری میں بے نظیر' عوام اور خواص میں بے پناہ مقبول تھے تعلیم و تعلم اور فصاحت و بیان میں اعلیٰ قدرت کی وجہ سے ان کو مزید شہرت حاصل ہوئی۔

مدینہ منورہ میں ۲۱ھ میں پیدا ہوئے اور جب ۱۱۰ھ میں وفات پائی' ان کے مواعظ و ارشادات فتویٰ آراء و فتوی سے کتابیں بھری پڑی ہیں۔ انہیں تا.جی جلیل کو جب یہ معلوم ہوا کہ ان کے ایک عزیز مکہ مکرمہ چھوڑ کر یمن جانے کا ارادہ رکھتے ہیں تو انہوں نے مکہ مکرمہ کی فضیلت اور وہاں قیام کی اہمیت و برکات بیان کر کے اپنے عزیز کو مکہ مکرمہ چھوڑنے سے منع کیا اور مکہ میں رہنے کی وصیت کی' مکرمہ میں قیام کی جو فضیلتیں انہوں نے بیان فرمائیں اس کے کچھ مندرجات ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں' جن سے اس کی اہمیت اور فضیلت کا اندازہ ہوگا۔

فرمایا کہ : اے میرے عزیز! اللہ تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کو سارے شہروں میں فضیلت دی ہے' قرآن میں بار بار اس کا ذکر کیا ہے ایک جگہ فرمایا:

"کہ پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لئے بنایا گیا وہ بکہ (مکہ) میں ہے' نہایت مبارک ہے اور سارے جہانوں کے لئے ذریعہ ہدایت ہے اس میں بہت سی نشانیاں ہیں جن میں ایک مقام ابراہیم ہے جو اس میں داخل ہو جائے وہ مامون ہو جاتا ہے"۔

(سورہ آل عمران)

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

"کہ جب ابراہیم علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ اس شہر کو امن والا کر دے اور اس میں رہنے والے مومنین کو پھلوں کا رزق عطا کر"۔ (سورہ بقرہ)

نیز فرمایا:

"اور ہم نے اس گھر (بیت اللہ) کو لوگوں کے لئے مراجع اور جائے امن بنایا اور تم مقام ابراہیمؑ کو نماز پڑھنے کی جگہ بناؤ"۔ (سورہ بقرہ)

"لوگوں کو چاہئے کہ اس گھر کے رب کی عبادت کریں جس نے انہیں بھوک کے بعد کھانا کھلایا۔ اور خوف کے بعد امن میسر کیا"۔

(سورہ قریش)

اس کے علاوہ اور بھی بہت سی آیتیں قرآن

ارشد اعظمی مکہ مکرمہ

کریم میں نازل ہوئیں جن میں مکہ مکرمہ کا صراحتاً ذکر کیا گیا ہے اتنی آیتیں مکہ مکرمہ کے سوا کسی دوسرے شہر کے بارے میں نازل نہیں ہوئیں۔

محبوب ترین اور مبارک شہر:

آیات قرآنیہ کے بعد علامہ حسن بصریؒ نے ان احادیث کو ذکر کیا ہے جن میں مکہ مکرمہ اور اس کے رہنے والوں کی فضیلت آئی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ جب آنحضورﷺ ہجرت کے ارادے سے مکہ مکرمہ سے نکلنے لگے تو مکہ کے ایک چھوٹے سے ٹیلے پر کھڑے ہوئے اور کعبہ کی طرف رخ کر کے آپﷺ نے فرمایا "کہ تو اللہ کے شہروں میں سب سے زیادہ مجھے محبوب ہے اور خدا کی سب سے زیادہ پسندیدہ سرزمین ہے' روئے زمین کا سب سے مبارک ٹکڑا ہے' اگر تمہارے لوگ مجھے نکلنے پر مجبور نہ کرتے تو میں خود کبھی نہ نکلتا"۔

دوسری حدیث میں آپﷺ نے فرمایا "کہ روئے زمین کا بہترین اور اللہ کے نزدیک محبوب ترین شہر مکہ مکرمہ ہے"۔

ایک جگہ اور وارد ہوا "کہ زمین بچھانے کی ابتداء مکہ مکرمہ سے کی گئی پھر اسے پھیلایا گیا۔ اسی وجہ سے مکہ کا نام ام القریٰ بستیوں کی اصل رکھا گیا۔ سب سے پہلا پہاڑ جبل ابو قبیس بنایا گیا اور سب سے پہلے بیت اللہ کا طواف فرشتوں نے آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل کیا۔ جو بھی فرشتہ کسی حکم الٰہی کی تعمیل میں زمین پر آتا ہے۔ تو سب سے پہلے وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے' مقام ابراہیمؑ کے پاس دو رکعت پڑھتا ہے پھر جس کام کے لئے بھیجا گیا ہے وہ انجام دیتا ہے"۔

بہت سے انبیاء علیہم السلام جب اپنی قوموں کی طرف سے جھٹلائے جاتے تو وہ مکہ مکرمہ آجاتے اور وہیں کعبہ کے پاس عبادت کرتے رہتے یہاں تک کہ اپنے خالق حقیقی سے جا ملتے۔

روئے زمین پر سوائے مکہ مکرمہ کے کوئی ایسا شہر نہیں ہے جہاں سارے انبیاء ملائکہ اور اللہ کے نیک بندے جن و انسان آئے ہوں۔ اسی طرح سوائے مکہ کے کوئی دوسرا شہر نہیں ہے جہاں ایک نیکی کا ثواب ایک ہزار نیکی کے برابر ملے اور جہاں ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ نماز' ایک روزے کا ثواب ایک لاکھ روزے' ایک درہم صدقے کا ثواب ایک لاکھ صدقے کے برابر حاصل ہو۔ مکہ ہی میں ایک مرتبہ قرآن ختم کرنے کا ثواب ایک لاکھ مرتبہ ختم

کرنے' ایک مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ مرتبہ سبحان اللہ پڑھنے کے مساوی ہے۔

قیامت کے روز دنیا کی کسی بستی سے اتنی بڑی تعداد میں انبیاء متقین' صدیقین' صلحاء' علماء' فقہاء عبادت گزار نہیں اٹھائے جائیں گے جتنے کہ مکہ مکرمہ سے اٹھائے جائیں گے اور وہ سب اللہ کے عذاب سے محفوظ رہیں گے۔

بیت اللہ میں ایک دن کا صیام و قیام اس کے سوا دوسری جگہ کے دائمی صیام و قیام سے بھی افضل ہے۔

رحمتوں کا نزول:

آنحضور ﷺ سے مروی ہے کہ صرف تین مساجد کے لئے رخت سفر باندھا جاسکتا ہے۔ مسجد حرام' مسجد نبوی' مسجد اقصی۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری اس مسجد میں ایک نماز کا ثواب ایک ہزار نماز کے برابر ہے مگر مسجد حرام میں ایک نماز کا درجہ ایک لاکھ نمازوں کے برابر ہے اور مسجد اقصی میں پانچ سو نمازوں کے مساوی ہے۔

مکہ مکرمہ میں روزانہ اللہ کی طرف سے ایک سو بیس رحمتیں نازل ہوتی ہیں' ساٹھ طواف کرنے والوں کے لئے' چالیس نمازیں پڑھنے والوں پر اور بیس کعبہ کی طرف دیکھنے والوں کے لئے۔

کعبہ شریف کو صرف دیکھنا بھی عبادت ہے' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "کہ جو بیت اللہ کو ایمان و احتساب اور یقین کے ساتھ دیکھے اُس کی ساری اگلی و پچھلی خطائیں معاف کردی جائیں گی' اور وہ قیامت کے روز مامون ہوگا"۔

مکہ مکرمہ کی طرف جنت کے سارے دروازے کھلتے ہیں جنت کے آٹھ دروازے ہیں' ایک کعبہ کی طرف کھلتا ہے' دوسرا میزاب رحمت کے نیچے کی جانب' تیسرا رکن یمانی کی طرف' چوتھا حجر اسود کی جانب' پانچواں مقام ابراہیمؑ کے پیچھے' چھٹا زمزم کی طرف' ساتواں صفا کی طرف' اور آٹھواں مروہ کی جانب۔

دعا کی قبولیت:

جو کعبہ میں داخل ہوتا ہے' وہ اللہ کی رحمت سے ہی داخل ہوتا ہے اور اس کی مغفرت کے ساتھ باہر نکلتا ہے اور آگ کے عذاب سے محفوظ ہوجاتا ہے۔ مکہ مکرمہ میں پندرہ جگہوں پر دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

○ کعبہ کے اندر ○ حجر اسود کے پاس
○ رکن یمانی کے پاس ○ حطیم میں
○ مقام ابراہیمؑ کے پیچھے ○ ملتزم کے پاس
○ چاہ زمزم کے پاس ○ صفا و مروہ پر
○ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں
○ صفا و مروہ کے درمیان ○ منی میں
○ مزدلفہ میں ○ عرفات میں
○ مشعر الحرام کے پاس
○ اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان

ان پندروں جگہوں پر دعائیں رد نہیں کی جاتیں اور مغفرت کردی جاتی ہے' یہاں دعاؤں کا اہتمام کرنا چاہئے اس لئے کہ یہاں کی برکتیں دوسری جگہ نہیں حاصل ہوسکتیں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "سب سے بہترین' پاکیزہ اور اللہ سے قریب تر حصہ زمین حجر اسود اور مقام ابراہیمؑ کے درمیان کا ہے جو شخص بھی حجر اسود یا رکن یمانی کے پاس دعا کرتا ہے وہ قبول کرلی جاتی ہے"۔

مکہ مکرمہ میں دن کے کچھ حصے کی گرمی برداشت کرلینا جہنم کی آگ سے پانچ سو سال کی مسافت کے برابر دور کردے گا۔

مکہ مکرمہ میں رہنے والے اللہ کے خاص لوگ ہیں' اللہ کے گھر کے پڑوسی ہیں۔ ●●

بقیہ : قادیانیوں سے چند سوالات

تیسرے' مرزا صاحب لکھتے ہیں :

"میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے۔ تو میں جھوٹا ہوں۔

پس دنیا کیوں مجھ سے دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہئے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا۔ اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں"۔ (اخبار البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

دنیا گواہ ہے کہ مرزا صاحب کے آنے کے بعد دین اسلام کو ترقی نہیں ہوئی بلکہ تنزل ہوا۔ حد یہ ہے کہ آج تک خود ان کی اپنی جماعت خارج از اسلام ہے۔ کیا قادیانی صاحبان سب دنیا کے ساتھ مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے کی گواہی نہیں دیں گے؟ فرمایئے۔ اب مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے میں کوئی شک و شبہ باقی رہ جاتا ہے؟

تلک عشرۃ کاملۃ

قادیانیوں سے چند سوالات

اب تک کسی مرزائی کو ان سوالات کے جواب دینے کی ہمت نہیں ہوئی

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

○ مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق ہے یا خلاف؟ اگر مطابق ہے تو براہ مہربانی وہ احادیث جن میں مرزا صاحب کی علامات بیان فرمائی گئی ہیں مع حوالہ کتب تحریر فرمائیں؟

○ مرزا صاحب اربعین نمبر ۳، صفحہ نمبر ۷ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۰۴ پر فرماتے ہیں :

"لیکن ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں۔ جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو :

۱۔ اسلامی علماء کے ہاتھوں دکھ اٹھائے گا۔

۲۔ وہ اس کو کافر قرار دیں گے۔

۳۔ اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے۔

۴۔ اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔

۵۔ اور اسے خارج......اور

۶۔ دین کا تباہ کرنے والا سمجھا جائے گا۔

مسیح موعود کی یہ چھ علامتیں جو مرزا صاحب نے قرآن مجید سے منسوب کی ہیں، قرآن کریم کی کس آیت میں لکھی ہیں؟ اس کا حوالہ دیجئے۔

○ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۳ مندرجہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۳۷۱ پر لکھتے ہیں کہ "انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگادی کہ وہ (مسیح موعود) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا اور نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔"

کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہم السلام کی طرف مرزا صاحب نے دو باتیں منسوب کی ہیں۔

۱۔ مسیح موعود کا چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہونا۔

۲۔ اور پنجاب میں پیدا ہونا۔

نوٹ : اربعین کے پہلے ایڈیشن میں "انبیاء گزشتہ" کا لفظ تھا اور اسی کا حوالہ دیا گیا ہے۔ لیکن بعد کے ایڈیشنوں میں اس کو بدل کر "اولیائے گزشتہ" کا لفظ بنا دیا گیا۔ اس تبدیلی کے بعد بھی یہ عبارت جھوٹ ہے۔

○ ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم صفحہ ۱۸۸ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۳۵۹ پر لکھتے ہیں کہ :

"ایسا ہی احادیث صحیحہ میں آیا تھا کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا۔ اور وہ چودھویں صدی کا مجدد ہوگا۔"

احادیث صحیحہ کا لفظ کم از کم تین **حدیثوں** پر بولا جاتا ہے۔ لہٰذا مسیح موعود کی ان دو علامتوں کو جو مرزا صاحب نے احادیث صحیحہ کے حوالے سے لکھی ہیں، کے بارے میں کم از کم تین **حدیثوں** کا حوالہ دیجئے۔

○ اس کے متصل آگے لکھتے ہیں کہ :

"اور لکھا تھا کہ وہ اپنی پیدائش کی رو سے دو صدیوں میں اشتراک رکھے گا۔ اور دو نام پائے گا۔ اور اس کی پیدائش دو خاندانوں سے اشتراک رکھے گی۔ اور چوتھی دو گونہ صفت یہ کہ پیدائش میں بھی جوڑے کے طور پر پیدا ہوگا۔"

اگر یہ مرزا صاحب کا سفید جھوٹ نہیں تو فرمایا جائے کہ مسیح موعود کی یہ چار علامتیں حدیث کی کس کتاب میں لکھی ہیں؟

○ ازالہ اوہام صفحہ ۸۱ روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۲ پر فرماتے ہیں کہ

"صحیح مسلم کی حدیث میں جو یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔"

کیا صحیح مسلم کی حدیث میں حضرت مسیح کا آسمان سے اترنا لکھا ہے؟

○ شہادۃ القرآن صفحہ ۴۱ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۳۷ پر لکھتے ہیں کہ

"اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے ان **حدیثوں** پر عمل کرنا چاہئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ **حدیثیں** جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کی نسبت آواز آئے گی کہ "**ھذا خلیفۃ اللہ المھدی**" اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے۔ جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔"

ہمارے سامنے صحیح بخاری کا جو نسخہ ہے اس میں تو یہ حدیث **ہذا خلیفۃ اللہ المھدی** ہمیں کہیں نہیں ملی۔ لیکن جس طرح مرزا صاحب کے گھر میں قرآن کریم کا ایسا نسخہ تھا جس میں "**انا انزلنہ قریبا من القادیان**" لکھا تھا (ازالہ اوہام ص ۷۶ تا ۷۷'

روحانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۴۰ حاشیہ)' اسی طرح شاید ان کے مسیح خانہ میں کوئی نسخہ صحیح بخاری کا ایسا بھی ہو جس میں سے دیکھ کر مرزا صاحب نے یہ حدیث لکھی ہو۔

بہرحال اگر مرزا صاحب نے صحیح بخاری شریف کا حوالہ صحیح دیا ہے تو ذرا اس صفحہ کا عکس شائع کر دیجئے اور اگر جھوٹ دیا ہے تو یہ فرمایئے کہ جو شخص صحیح بخاری جیسی معروف و مشہور کتاب پر جھوٹ باندھ سکتا ہے' وہ اپنے دعویٰ مسیحیت میں سچا ہوگا؟ کیونکہ مرزا صاحب ہی کا ارشاد ہے کہ ایک بات میں جھوٹ ثابت ہو جائے تو پھر دوسری بات میں بھی اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت ص ۲۲۲)

○ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۷ حاشیہ پر لکھتے ہیں :

"اس (محمدی بیگم سے نکاح کی) پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ : یتزوج ویولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔"

مرزا صاحب کی اس تحریر سے پہلے ان کی اہلیہ محترمہ نصرت جہاں بیگم موجود تھیں اور مبارک احمد کے علاوہ باقی سب صاحبزادے بھی پیدا ہو چکے تھے' لیکن مرزا صاحب نے مسیح موعود کی ان دو علامتوں سے "خاص شادی" اور "خاص اولاد" مراد لی ہے یعنی محترمہ محمدی بیگم اعلی اللہ مقامہ' سے نکاح اور ان سے پیدا ہونے والی اولاد۔ مگر مرزا صاحب کو یہ نکاح ہی نصیب نہ ہوا' اولاد تو کیا ہوتی۔ فرمایئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی نعوذ باللہ غلط تھی یا مرزا صاحب کی مسیحیت غلط ٹھہری؟ اور یہ بھی فرمایئے کہ جب یہ پیش گوئی مرزا صاحب پر صادق ہی نہ آئی تو مرزا صاحب کے سیاہ دل منکروں کا جواب کدھر گیا؟ اور یہ بھی فرمایئے کہ جس شخص پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی صادق نہ آئے' وہ مسیح موعود ہو سکتا ہے؟ اور اسی پیشگوئی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ :

"یاد رکھو کہ اگر اس پیش گوئی کی دوسری جزو (یعنی احمد بیگ کے داماد کی موت اور محترمہ محمدی بیگم کا مرزا صاحب کے حجلہ عروسی میں آنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا"۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸)

نیز فرماتے ہیں کہ :

"میں اس کو صدق و کذب کا معیار ٹھہراتا ہوں اور میں نے نہیں کیا۔ مگر بعد اس کے لئے میرے رب کی جانب سے خبر دی گئی"۔ (انجام آتھم ص ۲۲۳ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۲۲۳)

مسیح موعود کی یہ خاص علامت محمدی بیگم مرزا صاحب کو نصیب نہ ہوئی۔ جس کی بنا پر وہ باقرار خود "ہر بد سے بدتر" اور "کاذب" ٹھہرے۔ اب فرمایئے! اگر مرزا صاحب کو "المسیح الکذاب" کا خطاب دیا جائے تو کیا یہ انہی کے اقرار کے مطابق واقعہ کی صحیح ترجمانی نہیں؟

○ مرزا صاحب تریاق القلوب ضمیمہ نمبر ۲ صفحہ ۱۵۹ روحانی خزائن جلد ۱۵ صفحہ ۴۸۳ پر لکھتے ہیں :

"اس کے (یعنی مسیح موعود کے) مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے۔ وہ حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔"

فرمایئے! مرزا صاحب کے وجود میں "مسیح موعود" کی یہ خاص علامت پائی گئی ہے؟ کیا ان کے مرنے کے بعد جتنے انسان پیدا ہوئے وہ سب وحشی ہیں؟ اور انسانیت صفحہ ہستی سے مٹ گئی ہے؟ کیا کوئی بھی حلال کو حلال اور حرام کو حرام سمجھنے والا دنیا میں موجود نہیں؟

اگر مرزا صاحب میں یہ علامت نہیں پائی گئی تو وہ مسیح موعود کیسے ہوئے؟ اور اگر پائی گئی ہے تو دور کے لوگوں کا تو قصہ جانے دیجئے' خود قادیانی جماعت کے بارے میں کیا فتویٰ ہے؟ کیا یہ بھی وحشیوں کی جماعت ہے؟ کیا ان میں حقیقی انسانیت قطعاً" نہیں پائی جاتی؟ اور ان کو حلال و حرام کی کچھ تمیز نہیں؟

○ مرزا صاحب مسیح بنے تو انہوں نے اپنے گھر میں دجال بھی گھڑ لیا یعنی پادری ...... یہاں کئی سوال پیدا ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ پادری تو دنیا میں پہلے سے موجود تھے بلکہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے بھی پہلے اور ان کے مشرکانہ عقائد و نظریات بھی پہلے سے چلے آ رہے تھے جس پر قرآن کریم گواہ ہے مگر دجال کو تو قتل کرنا تھا جب کہ مرزا صاحب کو مرے ہوئے پون صدی ہو رہی ہے اور ان کا دجال ابھی تک دنیا میں دندناتا پھر رہا ہے۔ مسیح موعود کی یہ علامت مرزا صاحب پر کیوں صادق نہیں آتی؟

دوسرے' دجال کو دنیا میں صرف چالیس دن رہنا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آتا ہے مگر مرزا صاحب کے خود ساختہ دجال کا چلہ ابھی تک پورا ہی ہونے میں نہیں آتا۔

باقی صفحہ

نوحہ

قادیانیوں سے دوستی کا عبرتناک انجام

محمد طاہر رزاق ..... لاہور

میری پیاری ماں! میری سوچیں مجھے میرے ماضی کی طرف کھینچے لئے جا رہی ہیں اور میرے ذہن میں موجود ماضی کی ویڈیو کیسٹ نے چلنا شروع کر دیا ہے۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ میں ایک چھوٹا سا بچہ ہوں' جو گھر کے صحن اور کمروں میں شرارتیں کرتا بھاگتا پھر رہا ہے۔ بھاگتے بھاگتے جب کبھی مجھے ٹھوکر لگتی ہے تو میں گر جاتا ہوں اور میرے رونے کی آواز سے آپ کے سینے میں اک تیر سا لگتا ہے اور آپ باز کی سی پھرتی سے مجھ پر جھپٹتی ہیں اور مجھے اٹھا کر سینے سے لگا لیتی ہیں اور مجھے اتنا جی بھر کر پیار کرتی ہیں کہ میرے رخساروں پر آپ کے ہونٹوں کے نشانات ثبت ہو جاتے ہیں اور میں آپ کی گود میں اٹکھیلیاں کر رہا ہوں۔ میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ سیب کی قاشیں کر کے مجھے کھلا رہی ہیں۔ سیب میں کھا رہا ہوں' لیکن سرخی آپ کے چہرے پر آ رہی ہے۔ میں ملاحظہ کر رہا ہوں کہ آپ مجھے نہلا رہی ہیں' خوبصورت کپڑے پہنا رہی ہیں' بالوں میں کنگھی کر رہی ہیں' چہرے پر پوڈر لگا رہی ہیں اور پھر مجھے محبت سے دیکھ کر فرط جذبات سے سینے سے چمٹا رہی ہیں۔ جب میں بولنے کے قابل ہوا تو آپ نے سب سے پہلے مجھے کلمہ طیبہ سکھایا اور پھر بسم اللہ یاد کرائی۔ جب میں اپنی توتلی زبان سے آپ کو کلمہ طیبہ پڑھ کر سناتا تو آپ خوشی سے پھولے نہ سماتیں۔ جب میں اسکول جانے کے قابل ہوا تو آپ نے مجھے اپنے علاقے کے بہترین اسکول میں داخل کرایا۔ جب میں گلے میں بستہ ڈالے اسکول کو روانہ ہوتا تو آپ مجھ پر درود شریف کا دم کرتیں۔ میں اسکول چلا جاتا تو میرے بغیر گھر میں آپ کا جی نہ لگتا۔ اگر میں کبھی اسکول سے لیٹ ہو جاتا تو آپ کی آنکھیں میرے رستے میں گڑی ہوتیں اور جونہی میں آپ کے سامنے آتا تو آپ کی آنکھوں میں خوشی سے تارے جھلملانے لگتے۔ آپ مجھے کبھی اپنی آنکھوں سے اوجھل نہ ہونے دیتیں۔ گلی محلے میں کھیلنے کے لئے کبھی نہ جانے دیتیں۔ میں جب کبھی بیمار ہو جاتا تو آپ شدید پریشان ہو جاتیں' گھر کا سارا نظام تلپٹ ہو جاتا۔ آپ میرے سرہانے ساری ساری رات جاگتیں اور آیات قرآن پڑھ پڑھ کر مجھ پر دم کرتیں۔

والدہ محترمہ! جب میری عمر دس سال ہوئی تو ابا جان داغ مفارقت دے گئے۔ ہماری خوشگوار زندگی پر بلائیں ٹوٹ پڑیں۔ رشتے داروں نے آنکھوں پھیر لیں' اپنے بیگانے ہو گئے لیکن آپ نے مجھے کبھی بھی یتیمی کا احساس نہ ہونے دیا۔ آپ سحاب کرم بن کر میرے سر پر چھائی رہیں۔ آپ نے مجھے ماں کی ممتا کے ساتھ ساتھ باپ کی شفقت بھی عنایت کی۔ مجھے خوب یاد ہے کہ اباجی کی وفات کے وقت ہمارا کل اثاثہ رہائشی مکان اور والد صاحب کی چھوڑی ہوئی تھوڑی سی رقم تھی۔ جب رشتے داروں نے آپ سے کہا کہ آپ مجھے اسکول سے اٹھا لیں اور کسی کام پر ڈال دیں' کیونکہ آپ کے پاس مجھے تعلیم دلانے کے لئے رقم نہ تھی لیکن آپ کا جرنیلی حوصلہ رشتہ داروں کے سامنے سنگلاخ چٹان بن گیا اور آپ نے رشتہ داروں کو دو ٹوک جواب میں کہا تھا "میں لوگوں کے گھروں میں محنت مشقت کروں گی لیکن اپنے بچے کو زیور تعلیم سے ضرور آراستہ کروں گی"۔

یہ آپ کے عزم محکم کے باعث تھا کہ میں میٹرک' ایف۔ اے اور بی۔ اے میں فرسٹ ڈویژن حاصل کرتا رہا۔ جب بھی میرا رزلٹ آتا تو آپ کے چہرے پر ایک فاتح کی مسکراہٹ ہوتی اور اس عظیم مسکراہٹ سے میرے اندر ایک نیا حوصلہ اور ولولہ پیدا ہوتا۔

ام محترمہ! امتیازی حیثیت سے بی اے کرنے کے بعد جب مجھے ایم بی اے کرنے کے لئے امریکہ جانا پڑا تو یہ وقت آپ کے لئے بڑے امتحان کا وقت تھا۔ میں آپ کا اکلوتا بیٹا' جو آپ کی آنکھوں کی بینائی تھا' جس کو دیکھے بغیر آپ ایک دن نہ گزار سکتی تھیں' وہ ایک لمبی مدت کے لئے آپ سے ہزاروں میل دور جا رہا تھا۔ آپ کے آہنی عزم کو سلام کہ آپ نے اپنی محبت پر میری تعلیم کو فوقیت دی۔ آپ نے اپنے زیورات اور گھر کی قیمتی اشیاء بیچ کر میرے داخلہ اور سفر وغیرہ کے اخراجات کا بندوبست کیا۔

مادر شفیق! بیرون ملک میری تعلیم کا بندوبست ہونے کے بعد یہ مسئلہ درپیش تھا کہ میرے چلے جانے کے بعد آپ پاکستان میں کس کے پاس رہیں گی۔ کسی رشتہ دار کے پاس رہنا آپ کی غیور طبیعت کو گوارا نہ تھا اور میرے ساتھ امریکہ چلے جانا ہمارے بس میں نہ تھا۔ ہم دونوں اسی مسئلہ کے حل میں سرگرداں تھے کہ آپ نے ہی تجویز پیش کی تھی کہ میرا دوست مسعود احمد جو پہلی جماعت سے بی اے تک میرا کلاس فیلو اور جگری یار تھا' اس کا اور اس کے گھر والوں کا بڑی دیر سے ہمارے گھر آنا جانا تھا۔ وہ ہمارے ساتھ والی گلی میں کرائے کے مکان میں رہتے تھے۔ آپ نے کہا تھا کہ ہمارے پاس تین کمرے ہیں اور ایک بڑا صحن ہے۔ میں اکیلی اتنے

بڑے گھر کو کیا کروں گی۔ تم سامنے والے دو کمرے اور مشترکہ صحن اپنے دوست کو کرائے پر دے دو۔ کونے والے ایک کمرے میں میں رہائش رکھ لوں گی۔ مسعود احمد کی ماں میری بہن بنی ہوئی ہے اور اس کے بچے مجھے تیری طرح ہیں۔ ان کے یہاں رہنے سے گھر میں رونق بھی رہے گی اور تمہاری جدائی کا غم بھی ہلکا رہے گا۔ ان سے جو کرایہ مکان ملے گا اس سے میری گزر بسر ہوتی رہے گی اور تم میرے اخراجات سے بے فکر ہو کر تعلیم حاصل کر سکو گے۔ میں نے آپ کی تجویز کو فوراً مان لیا تھا اور اسی وقت بھاگم بھاگ مسعود کے گھر گیا تھا اور اس کے سامنے یہ تجویز رکھی تھی۔ اس نے مجھے فوراً اندر بلا لیا تھا اور میری موجودگی میں اپنی والدہ اور والد کے سامنے آپ کی تجویز رکھی تھی۔ وہ سب آپ کی بات سے متفق تھے اور بہت زیادہ خوش تھے۔ مسعود احمد اور اس کے گھر والے میری امریکہ روانگی سے قبل ہمارے ہاں منتقل ہو گئے تھے اور آپ کی طبیعت ان میں گھل مل گئی تھی اور میں اس صورتحال سے بہت خوش تھا۔

پھر وہ وقت آ گیا جب آپ مجھے امریکہ جانے کے لئے ایئرپورٹ پر چھوڑنے آئی تھیں اور انتہائی حوصلہ اور ضبط کے باوجود آپ کی آنکھوں سے آنسوؤں کی شبنم گر رہی تھی اور آپ نے مجھے اپنی دعاؤں کی چھاؤں میں امریکہ روانہ کیا تھا۔

امی جان! میں امریکہ پہنچ کر اپنی پڑھائی میں مصروف ہو گیا لیکن ایک لمحہ بھی آپ کو نہ بھلا سکا۔ ہر وقت آپ کا رخشندہ رخشندہ چہرہ میری آنکھوں کے سامنے گھومتا رہا۔ میں ہر پندرہ دن بعد آپ کو خط لکھتا رہتا اور جواباً آپ کے خط بھی آتے رہتے اور ہم ایک دوسرے کے حالات سے باخبر ہوتے رہتے۔ آپ کی طرف سے مجھے ہمیشہ آپ کی خوشی اور خیریت کی اطلاع ملتی۔ تقریباً اڑھائی سال آپ کی اور میری خط و کتابت جاری رہی۔ امریکہ سے ایم بی اے کرنے کے بعد جب میں نے آپ کو اپنی کامیابی کی نوید سناتے ہوئے خط لکھا تو آپ کو ڈھیروں مبارکبادوں اور دعاؤں سے بھرا جوابی خط ملا' جسے پڑھ کر میں خوشی سے آبدیدہ ہو گیا۔ پھر میں نے آپ کو اپنی پاکستان واپسی کا خط لکھا اور بتایا کہ میں فلاں تاریخ کو پاکستان پہنچ رہا ہوں تو آپ مجھے جواباً "انتہائی مسرت انگیز خط لکھا تھا کہ بیٹا! میں تمہارے استقبال کے لئے ایئرپورٹ پر موجود ہوں گی لیکن کل جب میں پاکستان آیا تو میری آنکھیں آپ کی تلاش میں تھیں لیکن مجھے وہاں کہیں بھی آپ کا وجود نظر نہ آیا۔ میں نے دیکھا کہ میرا دوست مسعود احمد ایئرپورٹ پر ایک کونے میں کھڑا ہے اور وہ مجھے لینے کے لئے آیا ہوا ہے۔ میں مسعود سے بڑے تپاک سے ملا اور اس نے فوراً" آپ کی بابت پوچھا کہ آپ تشریف کیوں نہیں لائیں؟ لیکن وہ اِدھر اُدھر کی باتیں چھیڑ کر مجھے اپنی باتوں میں لگا تا رہا۔ پھر جب میں نے زور دے کر آپ کے متعلق پوچھا تو اس نے مجھے بتایا کہ وہ اس سوال کا جواب گھر جا کر دے گا۔ اس کا یہ جواب سن کر میرا پورا وجود تھرا اٹھا اور میں پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتا رہ گیا۔ میں سمجھ گیا کہ خیریت نہیں۔

گھر پہنچا اس کے سارے گھر والے مجھے ملنے کے لئے گھر کے دروازے کے باہر کھڑے تھے۔ لیکن امی جان! وہاں آپ کا چہرہ نہیں تھا۔ گھر میں بیٹھنے کے بعد میں نے فوراً" ان سے پوچھا کہ میری امی جان کہاں ہیں؟ تو انہوں نے مجھے یہ بتا کر میرے پاؤں تلے سے زمین نکال دی کہ آپ کو فوت ہوئے چھ ماہ گزر گئے ہیں۔ آپ کی موت کی خبر سن کر میرے جسم پر رعشہ طاری ہو گیا۔ میں بچوں کی طرح بلک بلک کر رونے لگا۔ میرا جی چاہتا تھا کہ میں ایم بی اے کی اس ڈگری کو آگ لگا دوں جس نے مجھے میری ماں کا چہرہ نہ دیکھنے دیا۔ مسعود احمد اور اس کے گھر والے مجھے تسلیاں دیتے رہے لیکن میرے مجروح دل کو تسکین کہاں ملتی تھی۔ میں نے مسعود کے گھر والوں سے پوچھا کہ تم نے مجھے میری والدہ کے فوت ہونے کی اطلاع کیوں نہ دی' جس کا جواب صرف خاموشی تھا۔ میں نے روتے ہوئے مسعود احمد سے کہا کہ مجھے میری امی جان کی قبر پر لے چلو۔ اس پر وہ سارے گھر والے پھر خاموش ہو گئے۔ میں نے ان سے غصہ سے پوچھا "بتاؤ کہاں دفن ہے میری ماں؟" تو مسعود نے جواب دیا کہ وہ "ربوہ" میں دفن ہے۔

"میری ماں کا ربوہ سے کیا تعلق؟" میں نے پوچھا۔

"وہ اپنی خواہش کے مطابق وہاں دفن ہوئی ہیں" مسعود نے جواب دیا۔

"یہ کیسی خواہش؟"۔

"بس ان کی مرضی"۔

"ربوہ میں تو قادیانی دفن ہوتے ہیں" میں نے کہا۔

"انہوں نے قادیانی مذہب قبول کر لیا تھا" مسعود نے جواباً کہا۔

"ایسا کبھی نہیں ہو سکتا" میں نے للکار کر کہا۔

"یہ دیکھئے پکا ثبوت" مسعود نے مجھے آپ کے قادیانی ہونے پر آپ کا بیعت فارم دکھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ربوہ میں دفن ہونے کی آپ کی وصیت بھی دکھائی۔

"کس مردود کی تبلیغ سے میری ماں قادیانی ہوئی" میں نے غصہ سے کانپتے ہوئے کہا۔

"ہماری تبلیغ سے" مسعود نے فاتحانہ انداز میں آنکھوں میں مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا تم قادیانی ہو؟" میں نے غضبناک ہو کر پوچھا۔

"ہاں ہم قادیانی ہیں" مسعود نے سینہ تان کر جواب دیا۔

"تم نے میرے ساتھ زندگی کے پندرہ سال گزارے لیکن تم نے آج تک مجھے یا کسی دوست کو نہیں بتایا کہ تم قادیانی ہو"۔

"اگر بتا دیں تو تم میں مل جل کر کیسے رہیں؟"

تمہیں اپنے جال میں کیسے پھنسائیں؟ اور ایسی مہموں میں کامیاب کیسے ہوں؟ مسعود نے میرے زخموں پر نمک چھڑکتے ہوئے کہا۔ قریب تھا کہ مسعود اور مجھ میں ہاتھاپائی ہو جاتی کہ اس کا چھوٹا بھائی محمود مجھے پکڑ کر باہر لے گیا۔ محمود ان میں سے کچھ کھرا اور صاف طبیعت کا مالک ہے اور ان دنوں اس کے اپنے گھروالوں سے کسی مسئلہ پر شدید اختلافات ہیں۔

ماں جی! محمود نے مجھے بتایا۔

" تمہارے امریکہ چلے جانے کے بعد اس کے گھروالوں نے تمہاری والدہ کی خوب خدمت کی۔ انہیں کبھی علیحدہ کھانا نہ پکانے دیا' عین وقت پر انہیں چارپائی پر کھانا پہنچایا جاتا۔ میری بہنیں تمہاری والدہ کے کپڑے دھوتیں' سر میں تیل ڈال کر مالش کرتیں' رات کو روزانہ سونے سے قبل پاؤں دباتیں۔ اس طرح کی خدمت کرکے ہمارے گھروالوں نے تمہاری والدہ کو اپنے اخلاق کے شیشے میں اتار لیا اور پھر آہستہ آہستہ انہیں قادیانیت کی تبلیغ شروع کردی۔ ان پڑھ ہونے کے ناطے وہ سمجھتی تھیں کہ قادیانی بھی مسلمانوں کا ایک طبقہ ہے۔ جس طرح مختلف مسالک کے آپس میں اختلافات ہیں' ایسے ہی اختلافات دوسرے مسالک اور قادیانیوں کے مابین ہیں۔ پھر انہیں یہ بتایا گیا کہ تمہارا بیٹا سلیم بھی قادیانی ہو چکا ہے اور ہمارے گھروالوں نے تمہاری والدہ کو تمہارا خط دکھایا' جس میں تم نے لکھا تھا کہ تم قادیانی ہو چکے ہو اور تم نے اپنی والدہ کو کہا تھا کہ قادیانی ہی سب سے بہتر مسلمان ہیں۔ اس خط میں تم نے اپنی والدہ کو تاکید کی تھی کہ وہ بھی فوراً" قادیانی ہو جائیں۔"

میری پیاری ماں! محمود نے مجھے بتایا۔

"جب امریکہ سے تمہارا خط آتا تو ہمارے گھر والے تمہاری والدہ کو اپنی مرضی کا فرضی خط سنا دیتے اور تمہیں تمہاری والدہ کی خیریت کا خط لکھ دیتے۔ تمہیں تمہاری والدہ کے جتنے بھی خطوط ملے' وہ جعلی تھے۔ ایک سال کی تبلیغ کے بعد تمہاری والدہ قادیانی ہو گئیں۔ ان کے قادیانی ہونے پر ہمارے گھروالوں نے انہیں پھر تمہارا جعلی خط سنایا' جس میں تم نے اپنی ماں کو قادیانی ہونے پر ہزاروں مبارک بادیں دی تھیں اور اسے اللہ کا بہت بڑا انعام لکھا تھا' جسے پڑھ کر تمہاری والدہ ازحد خوش ہوئی تھیں۔ پھر تمہاری والدہ اکثر قادیانی تقریبات میں آنے جانے لگیں۔ وہ کئی مرتبہ ربوہ بھی گئیں اور پھر انہوں نے باقاعدہ بیعت بھی کرلی اور بیعت فارم پر انگوٹھا لگا دیا۔ پھر ہمارے گھروالوں نے دھوکہ دہی سے آپ کی والدہ سے اسٹام پیپرز پر انگوٹھے لگوا کر آپ کا مکان اپنے نام منتقل کروالیا۔ چھ ماہ قبل جب تمہاری والدہ کا انتقال ہوا تو ہمارے گھروالوں نے انتہائی رازداری سے رات کے وقت لاش ربوہ لے جاکر عام قبرستان میں دفن کردی"۔

اماں جان! محمود نے مجھے ربوہ میں قبرستان کا ایڈریس بتایا اور آپ کی قبر کی نشانی بتائی۔ میں اسی وقت وہاں سے بس میں سوار ہوا اور ربوہ پہنچ گیا اور اب میں آپ کی قبر پر آپ کے قدموں میں کھڑا ہوں۔ میں آپ کی قبر کو غمناک اور نمناک آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں۔

ماں جی! میں آپ کا بیٹا سلیم آیا ہوں' جس کے رونے کی آواز پر آپ دوڑ کر آیا کرتی تھیں..... آج وہ سلیم آپ کی قبر پر کھڑا رو رہا ہے..... ماں جی! آج سلیم کو چپ کرانے کے لئے قبر سے باہر آجایئے ___ ورنہ سلیم آپ سے روٹھ جائے گا۔

ماں جی! اٹھئے ..... میرے آنسو پونچھئے ..... مجھے سہارا دیجئے..... میں رو رو کر نڈھال ہو گیا ہوں۔

ماں جی! مجھے بتایئے ...... آپ کے ساتھ کیا بیتی؟ آپ کے ساتھ کیا ظلم ہوا۔

ماں جی! ہم لٹ گئے ...... ہم برباد ہو گئے۔

ماں جی! ختم نبوت کے ڈاکوؤں نے آپ سے آپ کا ایمان چھین لیا۔ قادیانی سانپوں نے آپ کو ڈس کر آپ کا چراغ ایمان گل کر دیا........

ہائے ماں جی! آپ کافرہ اور مرتدہ ہو گئیں .... آپ نے مرزے کو نبی مان لیا......

ہائے ماں جی! آپ سدا جہنمی ہو گئیں........

ہائے اب آپ کو کبھی بھی جہنم سے رہائی نہیں ملے گی......

ہائے آپ کی قبر دوزخ کا گڑھا بن گئی.......

ہائے آپ کی قبر بچھوؤں اور سانپوں کا مسکن بن گئی۔

ماں جی! اگر میں اپنے سارے آنسو آپ کی قبر پر بہادوں .... تو بھی آپ کی قبر ٹھنڈی نہیں ہو سکتی.......

اگر میں شبنم سے کہوں کہ وہ اپنے سارے موتی آپ کی قبر پر چھڑکا دے....... تو بھی آپ کی قبر کی آگ نہ بجھ سکے گی......

اگر میں بادلوں سے درخواست کروں کہ وہ اپنے دامن میں سمیٹی ہوئی ساری موسلادھار بارشیں آپ کی قبر پر برسادیں۔ تو بھی آپ کے مرقد کی تپش میں فرق نہیں پڑے گا........

اگر میں دریاؤں سے التماس کروں کہ دنیا کے سارے دریا سمندر میں گرنے کی بجائے آپ کی قبر میں آگریں...... تو بھی آپ کی آتش قبر پر کوئی اثر نہیں ہوگا........

اگر میں جنات سے التجا کروں کہ وہ بحر منجمد شمالی کی ساری برف لاکر آپ کی قبر پر پہاڑ لگادیں ...... تو بھی برف کا یہ پہاڑ آپ کی قبر میں ذرہ بھر ٹھنڈک نہ پیدا کر سکے گا........

کیونکہ یہ آگ اللہ تعالیٰ کی لگائی ہوئی ہے اور اسے اللہ کے سوا کوئی نہیں بجھا سکتا .... اور کافروں کو اللہ کبھی بھی آگ سے رہائی نہیں دیں گے۔

ماں جی! میں آپ کا مجرم ہوں ..... اس جہاں میں بھی ..... اگلے جہاں میں بھی ...... آپ کے ساتھ جو کچھ بھی ہوا' میری وجہ سے ہوا!....... میری دوستی کی وجہ سے ہوا........

ماں جی! یہ معاشرہ آپ کا مجرم ہے ...... جو

قادیانیوں سے نفرت نہیں کرتا...... جو قادیانیوں کی خفیہ سرگرمیوں پر کڑی نظر نہیں رکھتا...... جو قادیانی معلوم ہوجانے پر بھی قادیانی کو مسلم معاشرے سے باہر نہیں نکالتا۔

ماں جی! یہ حکومت آپ کی مجرم ہے...... جو اس ملک میں مرتدوں اور زندیقوں کو تہہ تیغ نہیں کرتی......

ماں جی! وہ علماء آپ کے مجرم ہیں...... جو منبر پر بیٹھ کر مسلمانوں کو قادیانیوں کے عقائد و عزائم سے آگاہ نہیں کرتے...... جو قادیانیت کے کفر کو ننگا نہیں کرتے...... جو آستین کے ان سانپوں کی سازشوں اور ریشہ دوانیوں کو طشت ازبام نہیں کرتے...... جو مسلمانوں کے ایمانوں پر پہرہ نہیں دیتے......

ماں جی! کاش کوئی میری ایم۔ بی۔ اے کی ڈگری لے لے اور آپ کو جہنم کے شعلوں سے بچالے......

کاش! کوئی مجھ سے میری تعلیم لے لے اور آپ کو دوزخ سے رہائی دلادے۔

کاش! کوئی مفت میں مجھے اپنا غلام بنالے اور آپ کو بچھوؤں اور سانپوں سے بچالے......

کاش! کوئی مجھ سے میری بھرپور جوانی کی زندگی لے لے اور آپ کو عذاب قبر سے بچالے......

لیکن ایسا نہیں ہوسکتا...... ایسا کبھی نہیں ہوسکتا۔

آخری قسط

صحابہ کرامؓ معیارِ حق

[illegible]

فرمایا کہ جس بات کے لئے اللہ تعالیٰ نے عمرؓ کا سینہ کھولا تھا میرا سینہ بھی اس کے لئے کھول دیا۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ صدیق اکبرؓ اس بات کی شہادت دے رہے ہیں کہ یہ تجویز فکر فاروق اعظمؓ کی اختراع نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل خاص سے شرح صدر کا ثمرہ ہے۔ اور یہی شرح صدر بالآخر مجھے حاصل ہوا اور اسی شرح صدر کی تیسرا نمبر حضرت زید بن ثابتؓ نے شہادت دی۔

دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ امور دینی کا فہم جو بصیرت مانگتا ہے وہ عوام الناس کے بس کی بات نہیں۔ ہر شخص مجتہد نہیں ہوسکتا جہاں تک صحابہ کرامؓ کا تعلق ہے ان کا فرد فرد نشان ہدایت تھا۔ ذوق عمل نبوت کے چشمہ صافی سے سیراب، فکر و نظر اطاعت کے معیاروں میں ڈھلے ہوئے تھا۔ فرمایا "**اصحابی کالنجوم فبایھم اقتدیتم اھتدیتم**" لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو باتیں فرمائی تھیں ایک دیکھ چکا ہوں دوسری کا منتظر ہوں۔ پہلی بات یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے امانت نازل فرمائی اور دلوں کی گہرائیوں میں اتر گئی اور لوگوں نے قرآن و سنت کو سیکھا دوسری بات یہ کہ اللہ تعالیٰ یہ امانت دلوں سے نکال لے گا بالآخر کہیں کوئی امین باقی نہ رہے گا۔ (الا ماشاء اللہ) یہ امانت دلوں سے کب نکلے گی؟ اس کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "**اکرموا اصحابی فانھم خیارکم ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم یظھر الکذب**" اس سے معلوم ہوا کہ عہد نبوت کے بعد تیسری نسل تک دور امانت ہے اس کے بعد امانت اٹھنا شروع ہوجائے گی، اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ منشاء امانت علم کتاب و سنت ہے تو جب عہد ثالث کے بعد یہ امانت اٹھنا شروع ہوجائے گی۔ تو عہد رابع کا اسناد لامحالہ مشتبہ ہوجائے گا۔ جیسے کہ "**ثم یظھر الکذب ویشھد الرجل ولا یستشھد**" کے الفاظ بتاتے ہیں۔ اس سے ثابت ہوا کہ ہر بعد والے کو لازم ہے کہ اپنے علم و عمل کی نسبت عہد ثالث تک سے قائم کرے۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ عہد ثالث تک کا علم و عمل ہی سبیل المومنین ہے جس سے قطع نظر کرنے سے نصلہ جہنم کا ٹکٹ مل جاتا ہے۔ پھر جب یہ ایک حقیقت ثابتہ تھی کہ عہد ثالث کہ کتاب و سنت کے علم و عمل کی ضروری تشریح و تفسیر عہد ثالث تک ممکن ہوجانی چاہئے۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ عملاً" ایسا ہی ہوا" اگر ایسا نہ ہوتا یعنی کتاب و سنت کے علم و عمل کی تشریح و تفسیر کا کوئی ضروری پہلو عہد ثالث کے اختتام تک ناقص و نامکمل یا تشنہ رہ گیا ہوتا تو یہ عقل و نقل کے خلاف ہوتا۔

تناقضات مرزا

مولانا عبداللطیف ڈسکہ

جناب مرزا صاحب اس مسئلہ میں خود لکھتے ہیں کہ اگر میری باتیں اللہ کی طرف سے نہ ہوتیں تو ان میں تناقضات و اختلافات ہوتے۔ (دیکھو حقیقت الوحی ص ۱۰۲' خزائن ج ۲۲ ص ۱۰۸'۱۰۹)

یہ اصول واقعی درست ہے کیونکہ خدائی فرمان ہے لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا ترجمہ: اگر یہ قرآن مجید اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو وہ اس میں بہت سے اختلافات پاتے۔

اب اس معیار پر جب مرزا صاحب کو آزمایا جاتا ہے تو آنجناب خود ہی گھبرا کر اس کا اقرار کر لیتے ہیں۔ ملاحظہ فرمائیے لکھتے ہیں کہ:

(۱) "رہی یہ بات کہ ایسا کیوں لکھا گیا اور کلام میں یہ تناقض کیوں پیدا ہو گیا؟ سو اس بات کو توجہ کرکے سمجھ لو کہ یہ اسی قسم کا تناقض ہے کہ جیسے براہین میں میں نے یہ لکھا تھا ....اس تناقض کا سبب بھی یہی تھا" (حقیقت الوحی ص ۱۴۸'۱۴۹ مندرج روحانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۵۲'۱۵۳) ملاحظہ فرمائیے جناب مرزا قادیانی نے اپنی تحریر میں تناقض کا وقوع کھلے بندوں خود تسلیم کر لیا ہے۔ مزید سنئے' لکھتے ہیں کہ

(۲) "ان دونوں متناقض مضمونوں کا ایک ہی کتاب میں جمع ہونا اور میرا اس وقت مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہ کرنا......اس لئے میں نے ان متناقض باتوں کو براہین میں جمع کر دیا" (ضمیمہ نزول مسیح ص ۱۸)

(۳) "میرا اپنا عقیدہ جو میں نے براہین احمدیہ میں لکھا' ان الہامات کی منشاء سے جو براہین احمدیہ میں درج ہے' صریح نقیض میں پڑا ہوا ہے۔" (ایام الصلح ص ۱۴۱۔ خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۲)

مرزا صاحب کا فتویٰ دربارہ متناقض الکلام: (۱) "پرلے درجے کا جاہل جو اپنے کلام میں متناقض بیانوں کو جمع کرے اور اس پر اطلاع نہ رکھے" (دیکھئے مرزا کی کتاب ست بچن ص ۲۹ ح۔ خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۱)

(۲) نیز لکھا کہ "کسی ہوشیار اور عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل یا مجنون یا ایسا منافق ہو کہ خوشامد کے طور پر ہاں میں ہاں ملا دیتا ہو' اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔" (ست بچن ص ۳۰' خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۲'۱۴۳)

(۳) نیز لکھا کہ "ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق" (ست بچن ص ۳۱' خزائن ج ۱۰ ص ۱۴۳)

(۴) "بلکہ سراسیمہ اور مخبوط الحواس آدمی کی طرح ایسی تقریر بے بنیاد اور متناقض کی ہے" (براہین طبع لاہور ص ۳۸۵۔ خزائن ج ۱ ص ۴۳۶)

(۵) "اور جھوٹے کلام میں تناقض ضرور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین ج ۵ ص ۱۱۱۔ خزائن ج ۲۱ ص ۲۷۵)

(۶) قل لو کان الامر من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا (ازالہ اوہام خورد ص ۷۷)

(۷) "اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے" (حقیقت الوحی ص ۱۸۴۔ خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۱)

(۸) تلک کلھم متھافتۃ متنا قضۃ لا ینطق بھا الا الذی ضلت حواسرہ و غرب عقلہ وقیاسہ ونرک طریق المھتدین (انجام آتھم ص ۸۳)

ناظرین کرام! مندرجہ بالا متعدد حوالہ جات سے آپ نے مرزا کے تناقض کو خوب سمجھ چکے ہوں گے اور اس کا حکم اور نتیجہ بھی خود آنجناب کی زبان سے سن چکے ہیں کہ جو شخص خود ایک ضابطہ صداقت مرتب کرے اور پھر خود ہی اپنے آپ کا اس کے خلاف ہونا بھی تسلیم کر لے تو پھر اس کی شناخت کا کوئی بھی پہلو باقی نہیں رہ جاتا۔ ھذا ہو المراد والمرام لہذا ہم اس ضابطہ کے تحت تمام قادیانیوں کو دعوت فکر دیتے ہیں کہ وہ محض خدا کے لئے اور اپنی عاقبت کے پیش نظر سوچیں کہ اتنی وضاحت کے بعد ان کے لئے دائرہ مرزائیت میں رہنے کا کوئی جواز ہو سکتا ہے؟ ہم نے اپنی طرف سے کوئی ضابطہ نہیں بنایا بلکہ خود مرزا صاحب کی تحریرات سے پیش کیا ہے کہ متناقض کلام کسی مخبوط الحواس' مجنون' پاگل' کذاب وغیرہ کا تو ہو سکتا ہے لیکن وہ کسی خدا پرست' ہوشیار اور صحیح الدماغ انسان کا کلام نہیں ہو سکتا۔ چہ جائیکہ اسے خدائی یا الہامی کلام قرار دے کر اسے مدار نجات انسانیت قرار دیا جائے۔ اور سنئے' مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ "اللہ تعالیٰ مجھے غلطی پر ایک لمحہ کے لئے بھی رہنے نہیں دیتا" (نور القرآن صفحہ آخر۔ خزائن ج ۸' ص ۴۸۲) فرمائیے کہ مرزا صاحب ۱۲ سال تک سابقہ غلطی پر رہے یا نہیں؟ تو نتیجہ کیا نکلا کہ یہ سارا افسانہ مرزا کا اپنی من گھڑت ہے کوئی وحی ومی کا معاملہ نہیں ہے' صرف پیٹ پوجا کا چکر ہے تاکہ نور دین حکیم کے ساتھ خوب عنبر و مشک اور

یاقوتوں کے، مزے اڑائیں اور ان کے نتیجے سے بھی لطف اٹھائیں۔

۷۔ساتواں معیار' نبوت کی غرض و غایت : اس سلسلہ میں جناب آنجہانی تحریر کرتے ہیں کہ:

(۱) "جب علت غائی رسالت اور پیغمبری کی عقائد حقہ اور اعمال صالحہ پر قائم کرنا ہے تو پھر اگر اس علت غائی پر یہی لوگ آپ ہی قائم نہ ہوں تو ان کی کون سن سکتا ہے اور کاہے کو ان کی بات میں اثر ہوگا۔" (براہین احمدیہ طبع لاہور ص ۵۴۔ خزائن ج ۱' ص ۹۵ ربوہ)

(۲) "پس جب تک ایک نفس کو ہر قسم کی نالائق باتوں سے تنزہ تام حاصل نہ ہو جائے تب تک وہ نفس قابلیت فیضان وحی کی پیدا نہیں کرتا اور اگر تنزہ تام کی شرط نہ ہوتی اور قابل اور غیر قابل یکساں ہوتا تو سارا جہاں نبی ہو جاتا" (براہین ص ۵۷' خزائن ج ۱ ص ۹۶)

(۳) "وہی ایسے لوگ ہوتے ہیں جن کے سچے اور پاک عقائد ہوں اور جو سچے مذہب پر ثابت اور مستقیم ہوں" (براہین طبع لاہور ص ۲۶۹ حاشیہ در حاشیہ ۳۔ خزائن ج اول ص ۲۳۱)

(۴) " ازاں جملہ ایک عصمت بھی ہے جس کو حفظ الٰہی سے تعبیر کیا جاتا ہے ...... اور اگر کوئی لغزش بھی ہو جائے تو رحمت الٰہی جلد تر ان کا تدارک کرلیتی ہے" (براہین ص ۲۰۸۔ خزائن ج ۱ ص ۵۱۴)

مندرجہ بالا چاروں عبارت بغور ملاحظہ فرما کر خود فیصلہ فرمایئے کہ کیا مرزا قادیانی ان صفات سے کسی بھی درجہ پر متصف تھا؟ نہ اس کے عقائد درست تھے کہ مسئلہ ختم نبوت اور حیات مسیح میں باقرار خود مدتوں گمراہی میں رہا۔ نیز آنجناب کے نظریات اور تاثرات انہی مقدس انبیاء و رسل کے بارہ میں نہایت ناقص' منفی اور گمراہ کن ہیں۔ یہ صاحب خشیت الٰہی اور تعلق مع اللہ سے قطعی محروم اور لا تعلق ہے۔ مقام نبوت تو بعید از وہم و گمان ہے' اس کا ذاتی اخلاق کردار انتہائی ڈاؤن تھا۔ یہ ظالم تو تمام عمر یشاقق الرسول ویتبع غیر سبیل المومنین کا پیکر اور مصداق بنا رہا۔ حیات مسیح کے بارہ میں بارہ سال تک باوجودیکہ الہام الٰہی اس پر حقیقت واضح کرتا رہا مگر یہ کچھ بھی نہ سمجھتا تھا تو کیا ایسا ہونق عالم اور بدھو میاں معاذ اللہ مقام نبوت کا استحقاق رکھ سکتا ہے؟ جس کی ایک بات بھی دو ٹوک صاف اور غیر متناقض نہ ہو' وہ کیسے کسی منصب کا اہل ہوگا۔ اور تو اور' یہ تو بیس سال تک مقام نبوت کو نہ سمجھ سکا (بقول مرزا محمود) یہ بدھو میاں نصوص شریعت اور محاورہ و لغت میں بھی اپنی ٹانگ اڑاتا رہا۔ ان میں تبدیلی و ترمیم کا ارتکاب کرتا رہا۔ جس کی مثال کسی بھی نبی یا ملہم کے ہاں نہیں ملتی ایسے فرد یگانہ کو مقام انسانیت سے بھی ربط نہیں ہو سکتا' مقام مکالمت و مخاطبت الٰہیہ تو کہیں دور کی بات ہے۔ جو ملحد ہر موقع پر نصوص قرآنیہ میں تاویل و تحریف پر ہی جسارت کرتا رہا' جو ہر لحظہ ارشادات خاتم الانبیاء ﷺ کو ہی بازیچہ اطفال اور مضحکہ بنائے رکھے' ایسے عار انسانیت کو کسی منصب الٰہی سے کیا واسطہ ہو سکتا ہے؟

علاوہ ازیں جو بنیادی احکام شرعیہ سے غافل رہے' ہمیشہ رخصت ہی پر کاربند رہنے کو کمال سمجھتا رہے' اسے مقام وحی و الہام الٰہی سے کیا واسطہ؟ جس لا یعقل کی معاشرتی اور معاملاتی زندگی بالکل ناقص اور داغدار ہو' اسے مقام مجددیت اور پیشوائی سے کیا جوڑ ہو سکتا ہے؟ سید دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ایک مومن بزدل بھی ہو سکتا ہے' بخیل بھی ہو سکتا ہے (اگرچہ ایسا ہونا نہ چاہئے) مگر مومن جھوٹا نہیں ہو سکتا (مشکوٰۃ) جبکہ ہمارے مرزا آنجہانی جامع صافات کل ہیں۔ بزدل بھی تھے کہ کبھی آمنے سامنے بات کی ہمت نہیں کی۔ غزوہ و جہاد تو نہایت دور کی بات تھی۔ مرزا صاحب بخیل بھی پرلے درجے کے تھے کہ محض زبانی انعام کا اشتہار تو دے دیتے مگر کبھی دینے کا ارادہ نہ کیا۔ باقی تیسرا وصف یعنی جھوٹ تو وہ تو ان کی روح رواں اور اوڑھنا بچھونا تھا۔ ایک دن بھی اس کے بغیر گزارا نہ ہو سکتا ہے۔ آپ مختصر اور جامع طور پر قادیانیت کو سمجھنے کے لئے سورہ انعام کی آیت ۹۴ کی تلاوت فرمالیں' وہی اس دجالی فتنے کی مکمل تاریخ و انجام ہے۔

لہٰذا ایسے انسانی ڈھانچے سے کسی بھی صحیح نظریے یا کردار میں راہنمائی ناممکن ہے لہٰذا جو کوئی مرزا آنجہانی کے حوالہ سے کوئی نظریہ اختیار یا قبول کرلیتا ہے' اس سے بڑھ کر کوئی محروم العقل و الفہم نہیں ہو سکتا۔ اللہ کریم ہر فرد بشر کو ایسے بہروپیوں سے محفوظ رکھے آمین۔ اللہ محفوظ رکھے ہرہلا سے خصوصاً "آج کل کے انبیاء سے۔

۸۔ آٹھواں معیار' دربارہ حیات و نزول مسیح : مرزا نے براہین میں صاف اقرار کیا تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی دوبارہ آسمان سے نازل ہوں گے۔ بعد میں اعجاز احمدی میں لکھا کہ مجھے وحی الہام بارہ برس تک مسیح موعود بناتی رہی مگر میں بے خبر رہا اور براہین میں ذکر کردہ رسمی عقیدہ پر قائم رہا۔ بارہ برس کے بعد مجھ پر اصل حقیقت کھول دی گئی کہ واقعی تو مسیح موعود ہے تو پھر اس نے ۱۸۹۱ء میں دعویٰ مسیحیت کیا۔ یاد رہے کہ ۱۸۸۴ء میں بارہ سال ملانے سے ۱۸۹۶ء بنتا ہے نہ کہ ۱۸۹۱ء معلوم ہوا کہ مرزا کو براہین کے زمانہ میں یہی معلوم تھا کہ واقعتا" عیسیٰ ہی نزول فرمائیں گے' مگر اس کے بعد ایک جگہ لکھا کہ میں نے دس سال تک اسے چھپائے رکھا "قد کنت اخفیہ" (آئینہ کمالات ص ۵۵۱) اب بتلایئے اس کی کسی بات اعتبار کیا جاوے کیونکہ ایک بات کا معلوم نہ ہونا اور بات ہے اور کسی بات کا چھپائے رکھنا اور بات ہے۔ گویا دونوں حوالوں میں عدم علم اور علم کا تضاد ہے۔ یہی جناب آنجہانی کا وطیرہ ہے کہ اس کی ہر بات تضاد کا شکار ہے۔ تناقض و تضاد سے خالی اس کا کوئی بھی نظریہ اور تحریر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

(باقی آئندہ)

قسط نمبر ۸

حیاتِ عیسیٰ علیہ السلام

مولانا محمد اشرف کھوکھر

ناظرین! شیخ صاحب نے بھی مرزا صاحب کی طرح ترجمے میں الفاظ کی رعایت بالکل نہیں رکھی اور سلسلہ عبارت' ماقبل ومابعد کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے اپنا مدعا ثابت کرنے کی بے فائدہ کوشش کی۔ ترجمہ کرنے کا یہ طریقہ بالکل غلط ہے۔ اسی کو تفسیر بالرائے اور اتباع ہوی اور خواہش کی پیروی کرنا کہتے ہیں۔

ناظرین! اس آیت کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی موت سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے کیونکہ لفظ تلک (یہ) جو اس آیت کے شروع میں ہے اس کا اشارہ ان کی طرف ہے جو اس سے پہلے مذکور ہیں اور وہ حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے' حضرت یعقوبؑ اور ان کے بیٹے ہیں۔ اس آیت کی صحیح تفسیر اس طرح ہے کہ یہودی کہا کرتے تھے کہ حضرت یعقوبؑ وصیت کرگئے تھے کہ یہودیت کو نہ چھوڑنا اور اس بات پر بڑا فخر کرتے تھے کہ ہم پیغمبروں کی اولاد میں سے ہیں۔ ہمیں عذاب نہیں ہوگا اللہ رب العزت نے ان کے ان دونوں وہموں کو دور کرنے کے لئے پہلے تو فرمایا کہ ابراہیم اور یعقوب علیہم السلام نے تو اپنے اپنے بیٹوں کو اسلام کی وصیت کی تھی۔ خاص کر یعقوب علیہ السلام نے اپنی موت کے وقت اپنے بیٹوں سے پوچھا تھا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کرو گے؟ تو انہوں نے کہا کہ ہم اسی ایک معبود کی عبادت کریں گے جس کی عبادت آپ اور آپ کا باپ اسحاقؑ اور چچا اسماعیلؑ اور دادا ابراہیمؑ کرتے رہے اور ہم اسی کی فرمانبردار رہیں گے۔ اس کے بعد اللہ رب العزت نے دوسرے وہم کو دور کرنے کے لئے فرمایا کہ ان لوگوں کے اعمال یعنی ابراہیم' اسحاق اور یعقوب علیہم السلام جن کے بھروسے پر تم بداعمالیاں کرتے ہو ان کے لئے ہیں اور تمہارے اعمال تمہارے لئے' یہ ہے آیت کا صحیح مطلب!! شیخ صاحب مرزا صاحب کی طرح تفسیر بالرائے کرکے مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہیں۔ قارئین! اگر غلط کی روسے اس آیت کو کسی کی موت سے کچھ تعلق ہے بھی تو اول چونکہ عیسیٰ علیہ السلام **تلک مشار الیھم** میں شامل نہیں ہیں لہٰذا اسے ان کی وفات کی دلیل سمجھنا بالکل باطل ہے۔ آیت مذکورہ کو وفات عیسیٰؑ کے ثبوت میں پیش کرنا عجب نا سمجھی ہے۔

دسویں آیت:

واوصانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیا○ وبرا بوالدتی (مریم ۳۲-۳۳)۔ شیخ صاحب ص ۳۶ پر مرزا صاحب کی ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۴۲۱-۴۲۷ کی عبارت نقل کرکے ترجمہ یوں لکھتے ہیں۔ یعنی حضرت مسیح فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے فرمایا ہے کہ نماز پڑھتا رہ اور زکوٰۃ دیتا رہ اور اپنی والدہ پر احسان کرتا رہ جب تک تو زندہ ہے۔ ناظرین! آیت مذکورہ کا صحیح ترجمہ درج ذیل ہے۔ "مجھ کو خدا تعالیٰ نے صلوٰۃ اور زکوٰۃ کا امر کیا ہے جب تک میں زندہ رہوں۔"

۱۔ پہلی بات یہ کہ ان احکام شرعیہ کے مکلف وہ لوگ ہیں جو زمین پر آباد ہیں۔ کیا آسمان پر موجود فرشتے ان احکامات کے اسی طرح مکلف ہیں جیسے ہم ہیں؟

۲۔ کیا آسمان پر عبادت نہیں ہوسکتی؟

۳۔ فرشتے شب و روز عبادت الٰہی میں مشغول ہیں اسی طرح اگر عیسیٰ علیہ السلام بھی ان فرشتوں کی جماعت میں عبادت کریں تو اس میں تعجب کی کونسی بات ہے؟

۴۔ اس آیت میں زکوٰۃ سے مراد صدقہ مفروضہ نہیں بلکہ طہارت و صلاحیت مراد ہے جیسا کہ اس سے پہلے حضرت یحییٰؑ کے ذکر میں فرمایا **وحنانا من لدنا وزکوٰۃ** یعنی ہم نے یحییٰؑ کو اپنے پاس سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی' یہاں تو قطعاً" زکوٰۃ سے صدقہ مفروضہ مراد نہیں ہے۔

۵۔ اس آیت میں زکوٰۃ سے مراد جو طہارت و صلاحیت بتائی گئی ہے اس کو تاویل نہیں سمجھنا چاہئے بلکہ زکوٰۃ کے لغوی معنی یہی ہیں جیسا کہ قاموس میں ہے کہ زکوٰۃ کسی شئے کے صاف کرنے اور اس شئے کو کہتے ہیں جو پاک صاف کی گئی ہو اور جو کچھ مال میں سے پاکیزگی کے لئے نکالا جائے اور مصباح میں ہے کہ زکا الرجل کے یہ معنی ہیں کہ وہ مرد صلاحیت والا ہوگیا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اے پیغمبر! ان سے صدقہ لو جس سے تم ان کو پاک صاف کرو اور صراح میں ہے کہ تزکیہ کے معنی زکوٰۃ دینا اور پاک کرنا اور اپنے آپ کو سراہنا اور کسی سے زکوٰۃ لینا ہیں جیسے کہ قرآن میں ہے **تزکیھم** یعنی ان کو پاک کرے۔" لہٰذا واضح ہوگیا کہ لغت میں زکوٰۃ کے معنی پاکیزگی اور صفائی کے ہیں اور شریعت میں ایک مخصوص مالی عبادت مراد لی گئی ہے۔ تو اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ عبادت طہارت و پاکیزگی کی سبب بنتی ہے۔ یعنی بخل اور مال کی محبت سے دل پاک و صاف ہو جاتا ہے اور یہ امر مسلم ہے کہ لغوی اور منقولی مضمون میں

مناسبت ضروری ہوتی ہے لہٰذا بیان بالا سے واضح ہوگیا کہ واو صانی بالصلوۃ والزکوۃ میں زکوۃ سے طہارت و صلاحیت مراد لینی لغت اور قرآن مجید کے بالکل مطابق بلکہ موید بالقرآن ہیں۔"

۶۔ ہر شخص جانتا ہے کہ نماز اور زکوۃ کے لئے چند شرائط ہیں ان کو اپنی شرطوں اور اوقات میں ادا کیا جاتا ہے۔ ہم صلوۃ و زکوۃ کے مامور ہیں ہم ہر وقت ہر آن ادا نہیں کرتے۔ پہلی بات یہ ہے کہ جو جو وہاں شرطیں پائی جاتی ہیں ان شرطوں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر نماز پڑھتے ہیں بلکہ دوسرے انبیاء کا بھی صحیح مسلم ص ۹۶ ج۱ کی رو سے قبروں میں نماز پڑھنا ثابت ہے اور شب معراج بیت المقدس میں حضورؐ نے سب انبیاء کو نماز پڑھائی ہے پھر عیسیٰؑ کے نماز پڑھنے سے کیوں تعجب ہوتا ہے؟ اب چونکہ حضور خاتم النبیین ﷺ کی بعثت عامہ ہے لہٰذا حضرت عیسیٰؑ آسمان پر شرائع محمدیؐ کے پابند ہیں اور آپؐ کی امت میں داخل ہیں بلکہ حضورؐ کی بوجہ زیارت و صحبت لیلۃ المعراج کے صحابیؓ بھی ہیں۔ اور ایمان لاکر حضور علیہ السلام کو واذاخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ کے مصداق بنانے والے ہیں۔ اور زکوۃ کے لئے صاحب نصاب ہونا شرط ہے اور اس پر ایک سال کا گزرنا بھی شرط ہے اور یہ شرط آسمان پر حضرت عیسیٰؑ میں نہیں ہے بلکہ وہ تو زمین پر بھی بوجہ فرض نہ ہونے کے زکوۃ نہ دیتے تھے۔ کنزالعمال ص ۳۰۳ ج۶ میں ہے "عمرؓ نے کہا کہ تمہیں اللہ کی قسم کیا تم نہیں جانتے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ نبی کا مال سب صدقہ ہوتا ہے مگر جس قدر اپنے اہل کو کھلائے پلائے۔"

۷۔ صلوۃ و زکوۃ کی صورتیں عرف قرآن میں عالمِ مخلوق اور موقع محل کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ پرندوں کے لئے صلوۃ ثابت ہے والطیر صافات کل قد علم صلوتہ وتسبیحہ کیا یہاں نماز عرفی کے معنی ہیں ہرگز نہیں حضرت یحییٰ کے حق میں ہے کہ "ہم نے ان کو بچپن ہی میں حکم اور نرم دلی اور پاکیزگی عنایت کی" کیا یہاں بھی کوئی زکوۃ عرفی کے معنی لے سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس حضرت عیسیٰؑ آسمان میں صلوۃ و زکوۃ ادا کرتے ہیں اس محل کے اعتبار سے اور مناسب مقام کے جیسے فرشتے ادا کرتے ہیں یعنی تسبیح و تحلیل و حمد و ثناء وغیرہ اس مقام اور محل کی صلوۃ ہے اور تطہیر نفس وہاں کی زکوۃ ہے۔ بیضاوی ص ۵ ج ۲ میں ہے۔ ای زکوۃ المال ان ملکتہ او تطہیر النفس عن الرزائل وھکذا فی معالم التنزیل ص ۵ ج ۴، مدارک ص ۷ ج ۲، ابن کثیر ص ۱۹۵ ج ۶، فتح البیان ص ۱۸ ج ۶، ابو السعود ص ۵۷۵ ج ۶ و تفسیر کبیر ص ۵۴۰ ج ۵ وغیرہ

لہٰذا مرزا صاحب اور شیخ نصیر احمد صاحب وفات مسیح علیہ السلام ثابت نہ کرسکے اور ان کے نزول کے انکار کی کوئی وجہ نہ نکل سکی کیونکہ ان کی بناء صرف توہمات پر تھی جن کا ازالہ ہوچکا۔

(باقی آئندہ)

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر ایف - ۹۱ - صرافہ
میٹھادر کراچی فون ۔ ۲۰۵۵۷۴۰

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۳۵۸۰۳

آخری قسط

سعید احمد عنایت اللہ مکہ مکرمہ

قادیانیت: اسلام کے خلاف منظم بین الاقوامی سازش

اسلام میں جہاد کی عظمت:

اسلام میں تو اللہ کے نزدیک اور اس کے رسول کی مبارک زبان پر جہاد کی یہ اہمیت اور عظمت ہے مگر قادیانیت اسے حرام قرار دے پھر جہاد اور مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے ان کو قابل نفرت القاب سے پکارے اس سے بڑھ کر کیا اسلام دشمنی کی مثال ہو سکتی ہے۔ اس طرح قادیانیت نے اپنے محسن و مربی سے بھی وفاداری کا حق ادا کیا کیونکہ مغربی استعمار اور دنیا کے کفار صرف جہاد کے احیاء سے ہی خائف ہیں اور اسکی حرمت کا فتویٰ دے کر قادیانیت نے مسلمانوں کی ذلت و رسوائی کا راستہ بھی بتادیا۔ حالانکہ جہاد کا معطل کردینے سے انسانی دنیا اور عالم اسلام پر جو برے اثرات مرتب ہوئے آج اس کا سب مشاہدہ کر رہے ہیں۔ طاغوت کی سرکشی، امت مسلمہ کے لئے بے بضاعتی اور بے کسی پھر جرم ضعیفی کی سزا پوری امت اسلامیہ بھگت رہی ہے۔ جناب نبی کریم ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب کفار عالم تم پر اس طرح ٹوٹ پڑیں گے جیسے بھوکے لوگ دسترخوان پر ٹوٹتے ہیں آپ سے جب پوچھا گیا کہ ہم مسلمان قلت میں ہوں گے تو آپ نے بتایا کہ اس ذلت کا سبب مسلمانوں کی قلت نہیں بلکہ ان کا موت سے نفرت اور دنیا سے محبت کرنا بتایا گیا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے کہ مجاہد تو دنیا سے بے رغبت اور شہادت سے محبت کرنے والا ہوتا ہے۔ بلکہ یہی مقصود و مطلوب مومن ہے برخلاف جہاد کو معطل کرنے والوں کی وہ کیفیت ہوتی جسے آنحضرت ﷺ نے جب دنیا اور موت سے نفرت سے تعبیر فرمایا اور امت کی ذلت و رسوائی کا سبب قرار دیا۔ اسی جہاد کو ترک کرکے مسلمانوں کو مشرق و مغرب میں ذلت اٹھانا پڑی وہ اقوام عالم کے لئے تر لقمہ بن گئے۔ کشمیر ہو یا فلسطین، بوسنیا ہو یا چیچنیا، فلپائن ہو یا برما۔ آخر ہمارے دشمن کیوں کر اس قدر جرات مند ہوگئے؟ اور ہمارے خلاف متحد ہو کر مسلمانوں کو کہیں سکون سے رہنے نہیں دیا جارہا؟

حرمت جہاد اور قادیانی اہداف:

قادیانی کا جہاد اسلامی کی حرمت کا فتویٰ وہ دہرا وار ہے جو ایک طرف مسلمانوں کو نصرت الٰہی سے محروم کرے گا تو دوسری طرف ہمیشہ ہمیشہ اغیار کی غلامی میں جکڑنے کی سازش کے مترادف ہے۔ آج مسلم ممالک بظاہر آزاد ہیں اور استعمار سکڑ کر اپنے گھر پہنچ گیا مگر اس کے نظریات و افکار کے محافظ کثرت سے بلاد اسلامیہ میں ہماری صفوں میں گھسے ہوئے ہیں اور گھن کی طرح امت کے جسم کو کھوکھلا اور اسلام کی بنیادیں ہلانے کی ناپاک سعی میں مصروف ہیں تو جہاں ترک جہاد سے ایک طرف مسلمان ضعیف، بے ہمت، بے وقار ہوں گے تو دوسری طرف ترک جہاد سے ہی ان کے اعداء مسلمانوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور امن و سکون سے اپنی ترقی و تقویت کے لئے کوشاں رہیں گے لہٰذا حرمت جہاد کا فتویٰ اعدائے اسلام کی خدمت میں قادیانیت کا سب سے بڑا تحفہ ہے۔ جس کا صلہ وہ صیہونیت، یہودیت، استعماریت اور نصرانیت اور پورے مغرب سے وصول کر رہا ہے پورا مغرب ان کے عالمی جرائم پر پردہ پوشی کر رہا ہے۔ ان کو اپنے زیر سایہ پال پوس رہا ہے اور انہیں ہر قسم کا تحفظ ہی حاصل نہیں بلکہ ان کی کوشش ہے کہ انٹرنیٹ اور جدید ترین ذرائع ابلاغ پر اسلام کی نمائندگی قادیانیت کو ملے تاکہ یہ لوگ انہیں ان کی مرضی کا اسلام پیش کریں اور ان کی خواہش کے مطابق اسلامی نظریات میں حسب ضرورت تحریف بھی کرتے رہیں۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جس طبقہ کو پوری ملت اسلامیہ نے اجماع کے طور پر دین سے خارج کیا آج مغرب اسے اسلام کا نمائندہ قرار دے، یہ بات مسلم دانشوروں کے لئے لمحہ فکریہ ہے یہیں سے آج کے مسلم مفکرین اور علماء و زعماء کا کردار متعین ہوتا ہے۔

اکابر کا کردار:

ہمارے اکابر نے اپنے جدوجہد سے بلاد اسلامیہ کے حکام اور رعایا کو قادیانیت کے کفر سے آگاہ کرکے ان سے قادیانیت کے کفر پر مہر ثبت کرادی۔ آج کے مسلم دانشوروں کا فرض ہے کہ وہ اقوام عالم کو باور کرائیں کہ قادیانیت کا اسلام سے کوئی رشتہ نہیں اور بقول علامہ اقبال "ایک الگ امت ہے۔ جو محمد عربی کی نہیں غلام احمد ہندی کی غلامی کا طوق پہنے ہوئے ہے۔ جس نے اسلام کے عقائد سے انحراف کیا، اس کی شخصیات عالیہ اور مقامات مقدسہ کے خلاف ہرزہ سرائی کی، سابقہ انبیاء و رسل کی توہین کی۔

ایک اور افسوسناک پہلو:

جہاد کو معطل کرنے کا ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ بعض کوتاہ علم اسے جہاد نفس یا مجاہدہ نفس میں محصور کر دیتے ہیں یا جہاد بالسیف کی آیات کو بھی جہاد دعوت پر معمول کر دیتے ہیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم و عمل ہر دو میدانوں میں ہر دو جہاد کی اہمیت کو ظاہر فرمایا۔ نبی کریم ﷺ نے دعوت کے ذریعے حق کو بیان فرمایا اور سیف کے ذریعہ جبرو اکراہ سے کسی کو اسلام میں داخل تو نہیں کیا کیونکہ دین کے معاملہ میں جبر نہیں چلتا۔ لا اکراہ فی الدین اسلام کا عمومی ضابطہ ہے۔ مگر امت اسلامیہ کی قوت اور دین اسلام کا دیگر ادیان و ادیان پر غلبہ جہاد بالسیف کے بغیر ممکن نہیں۔ اگرچہ مفتوح اقوام کو اسلام میں اس کی عالی تعلیمات نے داخل کیا مگر نظام عالم کو نظام اسلامی کے تابع کرنے کے لئے قوت ایک فطری عمل ہے۔

صیہونیت اور قادیانیت میں اشتراک عمل:

اس دور میں بھی جہاد' مجاہدین اور دیندار باعمل مسلمانوں کے خلاف قادیانیت اور صیہونیت کی سازشیں کوئی ڈھکی چھپی نہیں ہیں۔ مجاہدین کو دہشت گرد' باعمل مسلمانوں کو بنیاد پرست اور انتہا پسند جیسے القاب سے نوازنا قادیانیت کی پرانی روش کی نئی تفسیر ہے۔ آج سے سو برس پہلے مرزا غلام احمد نے اپنے ہم وطن حریت پسندوں اور آزادی کے ہیرو حضرات کو جاہل اور اجڈ غیر مہذب گردانا تھا۔ آج کی عالمی صیہونیت اور مغربی استعمار اور اس کے حواری مسلم حریت پسندوں کو وہ فلسطین میں ہوں یا کشمیر میں افغانستان میں ہوں یا فلپائن و برما میں بوسنیا میں ہوں یا چیچنیا میں' اس طرح کے قابل نفرت القاب سے نواز رہے ہیں۔ صیہونیت اور قادیانیت کا اسلام اور امت مسلمہ کی خلاف عملی اشتراک سب پر عیاں ہو چکا ہے۔ صیہونی ہر اس قوم اور ملک کے ساتھ عملی طور پر متعاون ہیں جہاں جہاں مسلمان آزادی کی تحریکوں کے لئے ظالموں کے ساتھ بر سر پیکار ہیں۔ موجودہ جہاد کشمیر میں مجاہدین نے کئی اسرائیلی کمانڈوز کو گرفتار کیا۔

اسرائیل میں قادیانیت کے مراکز ایک عرصہ سے کھلے عام آزادی سے اپنے جدوجہد میں مصروف عمل ہیں قادیانیت کا لٹریچر خصوصاً عربی اور دیگر زبانوں میں تراجم و اشاعت کا اہتمام وہیں ہوتا ہے اور بقول قادیانی زعماء کے جو سہولتیں انہیں اسرائیل میں میسر ہیں کہیں حاصل نہیں کیونکہ دونوں کا طریقہ واردات اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف ایک جیسا ہے حضرت علامہ اقبال علیہ الرحمہ نے اس حقیقت کو نصف صدی قبل ہی بھانپ لیا تھا اور اپنے غیور مسلم برادران کو اس فتنے کی شرانگیزی سے آگاہ کر دیا تھا۔ ہمارا کامل مشاہدہ ہے کہ عالمی صیہونیت پوری طرح مغربی اور امریکی ذرائع ابلاغ پر مسلط ہے۔

حقائق کو بدلنا قادیانی اور صیہونی روش:

کس قدر ظلم کا مقام ہے اور حقائق کو بدلنے کی بیباک جسارت کہ اپنے حقوق سے محروم اور ضعیف و ناتواں' اللہ پر بھروسہ کر کے اپنی قوتوں کو ظالم کے خلاف مجتمع کر کے جہاد کریں تو دہشت گرد' مگر ظالم ان کو جبرو استبداد کی چکی میں پیستا چلا جائے۔ مگر اس کے لئے آج کل کی مہذب دنیا نرم گوشہ رکھے۔ لہذا اسلام اور مغربی استعمار کی ہمیشہ سے یہ عادت رہی ہے کہ جہاں مسلمان اپنے حقوق کے لئے کھڑے ہوئے تو انہیں وحشی اور قابل نفرت القاب سے نوازا گیا اور ان کے مخالف بدترین ظالموں کو سیاسی' اقتصادی اور مادی تعاون دیا گیا۔ ہمیشہ مغربی اقوام مظلوموں کو خاموش تماشائی بن کر دیکھتی رہیں اور جب انہیں تقویت ملنے لگی تو فوراً" یہ لوگ سلامتی' انسانی حقوق اور امن کے نام سے میدان میں کود پڑے غور کریں کہ کیا فلسطینی مظلوم مسلمان دہشت گرد ہیں؟ اور ظالم اسرائیلی حق پرست ہیں کیا مقہور و مجبور کشمیری دہشت گرد ہیں؟ اور ظالم بنیا حق پرست ہے کہ بوسنیا کے بے ضرر ضعیف مسلمان دہشت گرد ہیں اور ظالم متعصب سربی حق پرست ہیں؟ کیا شیشان' برما اور فلپائن کے پریشان حال کمیونزم اور بدھ ازم کے ظلم و استبداد کی چکی میں پسنے والے مسلمان دہشت گرد ہیں؟ اور روس کی کمیونسٹ اور برمی' فلپنی بدھ پرست حق پرست ہیں؟۔

دنیا میں حقائق کو بدلنے اور حق کو باطل اور باطل کو حق کہنے کی یہ روش قادیانیت اور صیہونیت کی مشترکہ چال ہے جس میں مغربی دنیا ان کی پشت پناہی میں صف آرا نظر آرہی ہے۔

پراپیگنڈہ کے اثرات:

جہاد جیسے مقدس فریضے اور مجاہدین کی جماعت اور متقی مسلمانوں کے لئے یہ القاب اور انہیں قابل نفرت بنا کر پیش کرنا یہ وہ غلط پروپیگنڈہ ہے جس کے زہریلے اثرات سے عالم اسلام کے بعض سطحی علم رکھنے والے کج فہم متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے صورتحال کچھ یوں ہے۔

○ بعض لوگ تو اس مقدس فریضہ اور ادا کرنے والوں سے برات کا اظہار کر کے معذرت خواہانہ رویہ اختیار کرنے لگے اور اس طرح انہوں نے اپنے دامن کو محفوظ کرنا چاہا کہ دنیا میں کچھ کرنا بھی پڑے اور مسلمان بھی رہیں۔

○ کچھ لوگوں نے جہاد کو صرف دفاعی صورتحال تک محدود کر دیا اور اس طرح غلط تاویل کا شکار ہو گئے۔

ازالہ اور طریق کار:

اہل حق کا فرض ہے اور مسلم دانشوروں کی ذمہ داری ہے کہ جہاد کے اغراض و مقاصد پر روشنی

ڈالتے ہوئے اسے دنیا میں سلامتی پھیلانے کے حقیقی ذریعہ کے طور پر پیش کریں اور اسلامی تاریخ کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کریں کہ کس طرح مسلم مجاہدین نے مفتوحین کے ساتھ رواداری کی بینظیر مثالیں قائم کیں جو دنیا کی کوئی بھی فاتح قوم پیش کرنے سے عاجز ہے۔ نیز پروپیگنڈہ کرنے والوں کی اصلیت سے دنیا کو آگاہ کریں کہ یہ دراصل فریضہ جہاد کو معطل کر کے دنیا میں ہمیشہ ظلم کو پروان چڑھانا چاہتے ہیں اور عدل و انصاف جس کے لئے جہاد فرض کیا گیا دنیا کو اس سے محروم کر کے انسانیت پر ظلم کر رہے ہیں۔

اسلام سراپا رحمت ہے:

اسلام دین رحمت ہے جسے رحمۃ للعلمین لے کر تشریف لائے۔ ان کا ہر قدم انسانیت کے لئے مشعل راہ ہے جہاد کا مقصد طاغوت کی سرکش طاقتوں کا غرور توڑ کر انہیں اسلام کے عالمگیر عدل و انصاف کے سامنے سرنگوں کرنا ہے۔ جس کے بغیر دکھی انسانیت کو سکون و سلامتی کا میسر آنا ناپید ہے۔ اقوام عالم اس کا مشاہدہ کر رہی ہیں اور اسلام کے سنہری دور حکومت کا مثالی امن اور آج بھی جہاں اسلامی نظام کا نفاذ ہے ناقابل تردید حقیقت کی حیثیت رکھتا ہے کہ کس طرح اسلام نے جہاد اسلامی کے ذریعے انسانوں کو انسانی غلامی سے نجات دلائی اور مخلوق کو باطل ادیان کے ظلم و ستم اور تنگیوں سے نکال کر اسلام کی وسعتوں سے روشناس کرایا اور کفر کی اتھاہ تاریکیوں سے نکال کر نور اسلام سے انہیں جلا بخشی۔ یہ جدید یا قدیم نفرتوں سے پر اصطلاحات' دہشت گردی' انتہا پسندی' بنیاد پرستی۔ اپنے قابل نفرت اور وحشیانہ مفہوم کے اعتبار سے کیمونزم' بدھ ازم' یہودیت اور نصرانیت کے دین کا حصہ ہوں تو ہوں۔ اسلام میں ان کا یہ قابل نفرت پہلو ہرگز نہیں۔ اسلام تو سلامتی کا دین ہے غلو اور شدت سے جہاد کرتا ہے ...... ہمیں اسلام کو سوفیت اور قادیانیت کی اس عالمی سازش سے منزہ کرنا ہے اور ان اسلام دشمنوں کو بھی بے نقاب کرنا ہے۔

ہمارا فریضہ:

ہمارے اکابر نے ہر فتنہ اور فتنہ پرور گروہوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور انہیں کیفر کردار تک پہنچایا۔ انہی کی جدوجہد اور محنت کا یہ ثمرہ ہے کہ آج قادیانیت دیار اسلام میں کفر کی نمائندہ ہے اس کو صرف پناہ ملی تو اپنے مربی اور محسنوں کے ہاں۔ ہمیں ان کے کفر کو ثابت کرنے اور اہل اسلام کو ان کے فتنہ سے آگاہ کرنے سے بھی آگے قدم اٹھانا ہے۔ یہ کام ہمارے اکابر کامیابی سے کر گئے۔ صرف قادیانیت کو کفر کہہ کر ہم اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ نہیں ہوسکتے بلکہ ہمیں تو دیگر اقوام عالم کو حجت اور حکمت کی زبان سے قائل کرنا ہے کہ قادیانیت بھی یہودیت نصرانیت عیسائیت کی طرح الگ ملت ہے جس کا ملت اسلامیہ کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں۔ لوگ اگر اسلام اور اصل اسلام سے بات کرنا چاہیں تو انہیں قادیانیت سے کوئی استفسار نہیں کرنا ہے اس کے لئے تو صرف شریعت اسلامیہ کے اصلی مصادر قرآن و سنت اور اس کی وہ تفسیر ہی ہے جو سلف امت سے منقول ہو اور مسلمان علماء ہی اتھارٹی کی حیثیت رکھتے ہیں نہ کہ قادیانی منحرف و محرف اب ہمیں دین میں تحریف' امت مسلمہ میں انتشار اور انسانیت سے راہ حق کو گم کرنے والوں کا تعاقب ہر حال میں' ہر میدان میں جدید ترین ذرائع ابلاغ سے کرنا ہوگا اور اس کی خاطر اپنی فکری اور علمی صلاحیتوں کو بے دریغ صرف کرنا پڑے گا۔ اس لئے کہ ہمیں عمل سے ثابت کرنا ہے کہ ہم حق تعالیٰ شانہ کے بندے' اس کے دین کے سپاہی' اس کے پیغمبرؐ کی حرمت پر مٹ جانے والے اور ان کے خلفائے راشدین کے سچے نام لیوا ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا پیغام ہمارے لئے مشعل راہ ہونا چاہئے اور حفاظت دین میں ہمارا شعار ان کا مشہور مقولہ "کیا دین اسلام میں نقص ڈال دیا جائے اور صدیق زندہ ہو؟ یہ ہرگز ہرگز ممکن نہیں"۔ ایسی مبارک جماعت اور طائفہ منصورہ جو حق کے غلبہ کے لئے ہمیشہ کوشاں رہے گا۔ جسے کفر کی چمک دمک اور باطل کی مادی قوتوں کی پرواہ نہ ہو وہ اپنے مشن میں رواں دواں رہے۔ ہمیں ایسی مبارک فعال جماعت بننا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے۔ میری امت کا ایک گروہ حق پر قائم رہے گا۔ اسے لوگوں کے ساتھ چھوڑ دینے کی پرواہ نہ ہوگی۔ یہی اللہ تعالیٰ کے مقبول و منصور بندے ہیں۔ اگر ہم نے ایسا نہ کیا تو حق تعالیٰ شانہ نصرت حق میں ہمارے محتاج نہیں البتہ ہم اپنی سعادت کے لئے اس کے دین کی نصرت کے محتاج ہیں ارشاد ربانی ہے:

"اگر تم نصرت حق سے پھر گئے تو وہ تمہاری جگہ ایسے لوگ لائے گا جو تمہاری طرح نہ ہوں گے"۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

○

> اسرائیل میں قادیانیت کے مراکز کھلے عام مصروف عمل ہیں قادیانیوں کو جو سہولتیں اسرائیل میں میسر ہیں اور کہیں نہیں کیونکہ دونوں کا طریقہ واردات امت مسلمہ کے خلاف ایک جیسا ہے

حج و زیارت کی لاج رکھیں

محمد سلمان منصور پوری (انڈیا)

حج کے بعد حرم شریف میں ایک پاکستانی حاجی صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ اب ہمارا احرام کھل گیا ہے کیا ہم بال وغیرہ منڈوا سکتے ہیں؟ ان صاحب کی داڑھی بڑھی ہوئی تھی اور بظاہر سوال سے ان کا مقصد یہ تھا کہ اب داڑھی کی شیونگ کرنا ان کے لئے حلال ہوا یا نہیں۔ میں نے جواب میں عرض کیا کہ دیگر جگہوں کے بال آپ منڈا سکتے ہیں لیکن داڑھی منڈانا نہ حالت احرام میں حلال تھا اور نہ احرام کھلنے کے بعد جائز ہے۔ یہ جواب سن کر وہ شرمندہ سے ہو گئے اور شکریہ ادا کر کے آگے بڑھ گئے۔ خدا کرے موصوف کی یہ شرمندگی ان کے لئے سنت اپنانے کا ذریعہ بن گئی ہو (آمین) یہی کیا کم ہے کہ انہیں سنت نبویؐ سے محرومی پر شرم تو آگئی۔ ورنہ ہمارے زیادہ تر بھائی اس محرومی پر نادم تو کیا ہوتے الٹے اپنے لئے عزت و افتخار کا سبب سمجھتے ہیں۔ اسی بناء پر آج محبت رسول ﷺ کے دعویدار مسلم معاشرہ میں اس سنت پر عمل کرنے والوں کو طعن و تضحیک کا نشانہ بننا پڑتا ہے۔

شیطان نے یہ عمل ہمارے لئے اس قدر مزین کردیا ہے کہ اب یہ محرومی کسی بستی اور ملک تک محدود نہیں رہی بلکہ پورے عالم میں امت مسلمہ اس کوتاہی میں مبتلا ہے۔ حج میں شریک ہونے والے عظیم مجمع کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ اس وقت امت مسلمہ کے تقریباً ۸۰-۹۰ فیصدی افراد جناب رسول اللہ ﷺ کی اس عظیم سنت سے بیزار ہیں۔ منیٰ جیسے مقدس مقام پر جہاں دسویں ذی الحجہ کو احرام کھولنے کے لئے حلق کرایا جاتا ہے وہیں بے شمار افراد داڑھی کی سنت کا بھی "اجتماعی قتل عام" کرتے ہیں اور انہیں ذرا بھی احساس نہیں ہوتا کہ پیغمبر علیہ السلام کی صورت سے یہ بیزاری اور آپ کی سنت کی اپنے ہی ہاتھوں یہ پامالی ان کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکہ لگا کر انہیں سنت کے نور سے محروم کرتا ہے۔

حیرت کی بات ہے کہ وہ زائرین حرم جو آنحضرت ﷺ کے نقش قدم ڈھونڈنے کے لئے سخت گرمی اور مشقت برداشت کر کے جبل نور اور جبل رحمت کی چوٹیوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اور غار حراء اور غار ثور کے دہانوں تک رسائی حاصل کر لیتے ہیں۔ اور وہ حجاج کرام جو حجر اسود کے استلام کی سنت ادا کرنے کے لئے ہر وقت پروانوں کی طرح اس کے گرد جمع رہتے ہیں اور وہ مہمانان خدا جو محض اللہ رب العزت اور اس کے پاک رسول ﷺ کے احکامات کی تعمیل اور سنت کی ادائیگی کے شوق میں منیٰ، عرفات اور پھر مزدلفہ کی وادیوں کی خاک چھانتے ہیں۔ اور ہر طرح کی مشقت اور مصیبت کو برداشت کرتے ہیں، یہی سنتوں کے متوالے، یہی پیغمبر علیہ السلام پر جان چھڑکنے والے یہی رسول اللہ ﷺ کے دیوانے اور شیدائی جن کے چہروں پر ایمان کا نور اور محبت رسول ﷺ کی چکاچوند نظر آتی ہے۔ جب ان کے سامنے نبی جیسی صورت بنانے کا موقع آتا ہے تو ان کے تیور بدل جاتے ہیں اور حج کے مقدس سفر میں بھی شیطانی وساوس سے متاثر ہو کر وہ دشمنان اسلام، مشرکوں اور عیسائیوں جیسی اپنی صورت بنالیتے ہیں۔ ایمانی غیرت ہوتی تو کم از کم حج کے مقدس سفر کی تو لاج رکھی جاتی۔ ایسے مبارک ماحول اور ان متبرک مقامات کا تو احترام کیا جاتا۔ جس طرح مقامات مقدسہ میں عبادات کا ثواب بڑھا ہوا ہے اسی طرح وہاں رہتے ہوئے گناہ کا وبال بھی حد سے زیادہ ہے۔ وہاں کی محرومیوں کے اسباب سے بچے رہنا نہایت ضروری ہے۔ نیز حج کی قبولیت کا تقاضا بھی یہی ہے کہ انسان حج سے قبل جن گناہوں میں مبتلا ہو۔ حج کے بعد ان کو اپنی زندگی سے بالکل نکال ڈالے۔ خدا کرے ہمیں اپنی کوتاہیوں کا احساس ہو سکے۔

مدینہ حاضری

مدینہ منورہ (زادہا اللہ شرفاً و عظمت) جاکر دربار نبوت میں حاضری ایک مومن کے لئے نہایت عظیم سعادت ہے اور اس حاضری کے لئے جتنا بھی ادب کیا جائے کم ہے۔ جو شخص بھی اپنے سینے میں ایمانی حمیت اور دینی غیرت رکھتا ہے وہ مدینہ منورہ حاضری کے وقت یہ کوشش کرتا ہے کہ اس سے وہاں رہتے ہوئے کوئی ایسی گستاخی نہ..... ہو جائے جو آقائے دو جہاں ﷺ کے لئے باعث اذیت ہو، وہ آپ کی مبارک مجلس میں جہاں آپ ﷺ حیات طیبہ کے ساتھ تشریف فرما ہیں۔ اور اپنے زائرین کے صلوٰۃ و سلام کا بنفس نفیس جواب مرحمت فرماتے ہیں۔ اس حال میں حاضری کی سعی کرتا ہے اور ایسی ہیئت کے ساتھ زیارت کا اہتمام کرتا ہے کہ آپ کو اسے دیکھ کر ناگواری اور تکلیف کا احساس نہ ہو۔

لیکن کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج امت کا ایک بڑا طبقہ نہایت بے غیرتی کے ساتھ ایسی ہیئت و صورت کے ساتھ دربار نبوت میں حاضری دیتا ہے جو

آقائے دو جہاں ﷺ کے دشمنوں کی صورتوں کے مشابہ ہے۔ ذرا غور فرمایئے' ہمارا عزیز بیٹا اگر ہمارے سامنے ایسی صورت میں آئے جس سے ہمیں اذیت ہوتی ہو تو ہمارے دل پر کیا گزرے گی۔ جتنی محبت ہمیں اپنے عزیز ترین بیٹے سے ہو سکتی ہے اس سے کہیں زیادہ محبت ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو اپنی امت کے افراد سے ہے۔ امت کی کوتاہیوں اور سنت سے بیزاری کے رجحان پر آپ کو سخت اذیت ہونا بدیہی ہے۔

اس لئے ہمارے تعلق اور آنحضرت ﷺ سے سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے کسی عمل سے آقا ﷺ کو تکلیف نہ پہنچائیں۔ آقا ﷺ کو اذیت نہ پہنچانا ہی سب سے بڑا ادب اور زائرین حرم کا اولین فریضہ ہے۔ جو ہمارے بھائی اس معاملہ میں کوتاہی کرتے ہیں' انہیں ٹھنڈے دل سے اپنا احتساب کرنا چاہئے اور آئندہ کے لئے سنتوں کے اہتمام کا عزم مصمم کر لینا چاہئے۔

سفر سے واپسی

اس مبارک سفر سے واپسی کا وقت جوں جوں قریب آئے' بیت اللہ سے جدائی اور آنحضرت ﷺ سے رخصتی پر غم و افسوس اور رنج و ملال ہونا چاہئے اور ایک ایک لمحہ غنیمت سمجھ کر عبادت و اطاعت میں لگانا چاہئے۔ پتہ نہیں پھر زندگی میں یہ مبارک لمحات میسر آئیں یا نہ آئیں۔ مگر آج صورت حال یہ ہے کہ سفر حج سے واپسی کے آخری ایام زیادہ تر خرید و فروخت اور بازاروں میں گھومنے پھرنے میں صرف کر دیئے جاتے ہیں۔ اور آخر وقت تک بھی یکسوئی نہیں رہتی۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عشق کے جذبات کا اظہار کئے بغیر بے کیفی کے ساتھ رسمی جدائی ہوتی ہے۔ جس میں نہ آنکھیں نم ہوتی ہیں نہ دل بے قابو ہوتا ہے۔ اس بے کیفی کے ساتھ واپسی کی صورت میں راستہ کی برکتیں بھی کم ہو جاتی ہیں۔ اور سفر کے دوران دعاؤں کی قبولیت کا مبارک وقت غفلت کی نذر ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ نمازیں تک قضا کر دی جاتی ہیں اور بہت سے جہازوں میں اڑان کے دوران فحش فلمیں دکھائی جاتی ہیں تو یہی حجاج کرام ان فلموں کو دیکھ کر گناہ گار بنتے ہیں۔ پھر ہوائی اڈوں پر حاجیوں کے استقبال کے نام پر مردوں اور بے پردہ عورتوں کا جو بے ہنگم اجتماع ہوتا ہے۔ اس نے حج کے مقدس عمل کی شبیہ بگاڑ کر رکھ دی ہے۔ حج کی اصل روح اخلاص اور بے نفسی ہے اور ان منکرات اور رسومات نے اس کی روح کو فنا کر کے رکھ دیا ہے۔ حج کے عنوان سے اس تماشے اور دکھاوے کی شریعت میں گنجائش نہیں ہے۔ ہمارا یہ شرعی فریضہ ہے کہ ہم ان رسومات کی حوصلہ شکنی کے لئے آگے آئیں تاکہ یہ سلسلہ بتدریج بند کیا جا سکے۔

دعوتیں ہی دعوتیں

حاجی کے اپنے گھر پہنچنے کے بعد کس طرح استقبال کا ہنگامہ چلتا ہے اور اس ہنگامے میں حصہ لینے والے اپنی اپنی خدمات اور تعاون کے عوض (جو حج کو جانے سے پہلے حاجی کو لفافہ کی شکل میں دے دیا جاتا ہے) تحفوں سے سرفراز کئے جاتے ہیں (اگرچہ

> حج کے سفر مبارک سے واپسی کا وقت جوں جوں قریب آئے بیت اللہ سے جدائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے رخصتی پر رنج و ملال ہونا چاہئے

وہ تحفے وہیں سے ہی خرید کر دینے پڑیں) تو پھر دعوتوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کہیں حاجی صاحب کی دعوت کے نام پر مجلسیں جمتی ہیں اور اب کہیں کہیں نئے رواج کے اعتبار سے خود حاجی صاحب "حج کا مقدس ولیمہ" کرتے ہیں۔ جس میں شریک ہونے والے کے لئے حاجی صاحب کو لفافہ میں بند کر کے کچھ نہ کچھ "نیوتہ" دینا اتنا بڑا اخلاقی فرض سمجھا جاتا ہے کہ اگر کوئی بے چارہ اس قابل نہ ہو تو اسے ناگوار تبصروں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یوں کہئے کہ اب جسے بغیر نکاح کے اپنی شادی کرانی ہوتی ہے تو وہ حج کر کے آتا ہے اور شادی کی آرزوئیں (بارات' قوالیاں' پھول اور گجرے اور پھر زوردار ولیمہ) اس کے ذریعہ سے انجام پاتی ہیں۔ یعنی اس مقدس عبادت کو نام و نمود اور سستی شہرت کا ذریعہ بنا لیا گیا ہے۔

یہ صورتحال افسوسناک ہی نہیں بلکہ تشویشناک بھی ہے۔ اور معاشرہ کے بااثر اور ہوشمند افراد نے اگر اس پر سنجیدگی سے توجہ نہ دی تو حج کے نام پر کی جانے والی یہ فضول خرچیاں بڑھتے بڑھتے حج کے اصل مصارف سے بھی زیادہ ہو جائیں گی۔ اور معاشرہ کے ایک عام فرد کے لئے حج ویسے ہی مشکل ہے اگر یہی صورت رہی تو اور مشکل ہو جائے گا۔ اور کتنے لوگ شرعی طور پر حج فرض ہونے کے باوجود اس انتظار میں حج سے محروم رہیں گے کہ حج سے پہلے اور بعد کے اوپری خرچوں کا انتظام ہو جائے۔ خدا کرے کہ ہماری آنکھیں کھلیں اور عبادت کو عبادت کی حیثیت سے انجام دینے کی ..... توفیق حاصل ہو (آمین)

نئے حجاج کرام سے خاص طور پر استدعا ہے کہ وہ کوتاہیوں پر توبہ و استغفار کر کے آئندہ صاف ستھری اور سنت کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کریں۔ یہ ان کے حج کی قبولیت کی بڑی نشانی ہوگی۔ (واللہ ولی التوفیق)

اخبارِ ختم نبوّت

عہدیداران ختم نبوت ایبٹ آباد کی تشکیل نو

(رپورٹ ایچ ساجد اعوان) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ایبٹ آباد کی تشکیل نو' مولانا شفیق الرحمن ڈسٹرکٹ خطیب امیر اور مولانا پروفیسر سید افسر علی شاہ بلامقابلہ ناظم اعلیٰ قرار پائے۔ مولانا قاضی محمد نواز خان خطیب الیاس مسجد نواں شہر سرپرست مقرر ہوئے۔ دیگر عہدیداروں میں مولانا محمد امیر زمان الہاشمی خطیب کچہری مسجد نائب امیر اول' مولانا مفتی محمد نعیم نائب امیر دوم' مولانا قاری عبدالصبور الہاشمی' ناظم نشرواشاعت' مولانا فیض رسول ناظم' مولانا محمد صدیق اور مولانا قاری اکبر علی شاہ ناظم تبلیغ' مولانا عبدالرشید خازن اور قاری عتیق الرحمن رابطہ سیکرٹری نامزد کئے گئے۔

حضرت مولانا حبیب الرحمنؒ کی وفات کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم ضلع ایبٹ آباد کی امارت اور تشکیل نو کا خلاء باقی تھا جسے ۹ مارچ ۱۹۹۷ء کو کچہری مسجد ایبٹ آباد میں منعقد ہونے والے اس اجلاس میں پر کیا گیا۔

اجلاس میں ضلع بھر کے علماء کرام اور تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے کارکنان نے بھرپور شرکت کی۔ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس ضلع ایبٹ آباد کے صدر وقار گل جدون اور جنرل سیکریٹری ایچ ساجد اعوان نے نو منتخب عہدیداروں کو مبارکباد دی اور اس عزم کا اعادہ کیا کہ تحفظ ختم نبوت یوتھ فورس کے نوجوان عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کے اشارہ ابرو پر بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کو بے تاب رہیں گے۔ تمام شرکاء اجلاس نے مرزائیت کے استحصال کے لئے اپنی تمام تر صلاحیتیں وقف کرکے علم ختم نبوت کو شایان شان بلند رکھنے کا عزم کیا۔

قاری محمد اسحٰق کی والدہ کا انتقال

گوجرانوالہ (نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما اور مدرسہ فاروقیہ سیالکوٹ کے صدر مدرس مولانا قاری محمد اسحاق نعمانی کی والدہ محترمہ کا انتقال ہوگیا ہے۔ انہیں سیالکوٹ میں سپرد خاک کیا گیا۔ نماز جنازہ میں مجلس کے رہنماؤں دینی کارکنوں' علماء اور طلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے سابق مرکزی مبلغ اور مدرسہ احیاء العلوم ماموں کانجن کے مہتمم مولانا ضیاء الدین آزاد کی ہمشیرہ اور محمد زاہد کی والدہ ماجدہ قضائے الٰہی سے گوجرانوالہ میں انتقال کر گئیں۔ انہیں مقامی قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت گوجرانوالہ کا ہنگامی اجلاس حافظ محمد یوسف عثمانی کی صدارت میں ہوا۔ اس میں مرحومین کی رحلت پر اظہار افسوس کیا گیا اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے دعائے مغفرت کی گئی۔ اجلاس میں حافظ محمد ثاقب' مولانا فقیراللہ اختر' حافظ احسان الواحد' حافظ شوکت محمود صدیق اور محمد امان اللہ قادری نے شرکت کی۔ دریں اثناء مولانا فقیراللہ اختر مرکزی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے سیالکوٹ کا دورہ کیا اور مولانا محمد اسحاق نعمانی سے ان کی والدہ کی رحلت پر اظہار تعزیت کیا۔

سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس کے انعقاد کا فیصلہ

(گوجرانوالہ نمائندہ خصوصی) مجلس تحفظ ختم نبوت سیالکوٹ کا اجلاس پیر سید شبیر احمد گیلانی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں عیدالاضحی کے بعد سیالکوٹ میں ختم نبوت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اجلاس سے مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیراللہ اختر' مدرسہ فاروقیہ سیالکوٹ کے مہتمم مولانا محمد صدیق قاسمی' صدر مدرسہ قاری محمد اسحاق نعمانی اور مولانا محمد اشفاق کے علاوہ دیگر ارکان نے اظہار خیال کیا۔ اجلاس میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تنظیم نو کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا فقیراللہ اختر نے صدیق آباد اور گردونواح کا دورہ کیا۔ انہوں نے جامع مسجد محمدیہ صدیق آباد ریلوے اسٹیشن میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کیا۔ علاوہ ازیں انہوں نے ڈاور محمدوال' چک آباد' احمد نگر' چک جودھ' چک ۳۵' اچھروالی' ۵۴ چک اور دیگر علاقوں کا مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ کے ہمراہ دورہ کیا اور

اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے قادیانیوں کی شرانگیزیوں سے عوام کو آگاہ کیا اور قادیانیوں کے مقابلہ میں منظم جدوجہد کرنے پر زور دیا۔ مولانا فقیراللہ اختر نے مسجد حنفیہ کمیٹی بازار سانگلہ ہل میں بھی جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا۔

قادیانیت کی شرانگیزیوں کی خبرلینا حکومت وقت کا اہم فریضہ ہے

مولانا عبدالخالق رحمانی

ساہیوال (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کے بزرگ مبلغ مولانا عبدالخالق رحمانی نے ساہیوال کی مختلف مساجد میں اجتماعات سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانیت صیہونی طاقتوں کی پشت پناہی میں اپنے دجل و فریب سے امت مسلمہ کے اتحاد کو پارہ پارہ کرنے کے لئے ہمہ وقت سرگرداں ہے۔ آئے دن مذہبی رہنماؤں کے قتل ہو رہے ہیں یقیناً" ان گھناؤنے جرائم کے پیچھے خفیہ ہاتھ قادیانیوں کی پشت پناہی کرتے ہوئے امت مسلمہ کو ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر رہے ہیں۔ قادیانیت کی شرانگیزیوں سے حکومت کو خبردار کرتے ہوئے مولانا رحمانی نے کہا ہے کہ حکومت کو یہودیت کے ان گماشتوں کی بروقت خبرلینا ضروری ہے۔

اظہار تعزیت

ایک پریس ریلیز کے ذریعے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ساہیوال کے راہنماؤں مولانا محمد عبدالخالق رحمانی' قاری عبدالجبار' مولانا محمد امین' محمد اسلم بھٹی اور رانا عبدالشکور طاہر نے اپنے مشترکہ بیان میں کندری کے معروف بزرگ مجاہد تحریک ختم نبوت برکت علی کے نواسے ضلع شیخوپورہ شاہکوٹ کے رہائشی جناب منیر احمد کے جواں سال فرزند ارجمند محمد طارق کی المناک وفات پر (جو کہ ایک حادثہ میں ہلاک ہوگئے تھے) اور مرکزی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا بشیر احمد شجاع آبادی کے بھتیجے حافظ محمد صادق کی وفات پر اظہار تعزیت کرتے ہوئے سوگواران خاندان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا

بقیہ : مناظرہ

عورت سے ٹانگیں دبوائیں۔ جس بدزبان نے اپنے مخالفین کو جنگل کے سور اور ان کی عورتوں کو کتیاں تحریر کیا ہو۔

ہمارا چیلنج دنیا بھر کے مرزائی' اکٹھے ہو کر بھی مسیح موعود تو بعد کی بات ہے پہلے اسے شریف انسان ثابت کریں۔ لیکن ہمارا تجربہ یہ ہے کہ ساری دنیا کے مرزائی زہر کا پیالہ تو پی لیں گے لیکن مرزا کی ذات پر بحث کر کے اسے شریف انسان ثابت کرنے سے عاجز ہیں بالآخر پانچ گھنٹے طویل گفتگو کے دوران ذلت آمیز شکست اور رسوائی اٹھانے کے بعد مرزائی مربیوں نے یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ ہم اپنے بڑوں سے بات کر کے آپ کے اعتراضات کا جواب دلوائیں گے۔

جس پر حاضرین بہرحال حاضرین بہت خوش ہوئے جن لوگوں کو قادیانیوں نے قادیانیت کے دام فریب میں پھانسنے کے لئے ورغلایا ہوا تھا ان کے ایمان پختہ ہوگئے۔ حضرت مولانا قاری حقنواز صاحب کی رقت انگیز دعا پر مجلس برخاست ہوئی۔ مولانا نے انتہائی سوز وگداز سے دعا کی کہ یا اللہ امت مسلمہ کو قادیانیت کے فریب سے محفوظ فرما قادیانی (غلامان زن' غلامان زر' غلامان زمین) کو ہدایت عطا فرما۔ سچ ہے

جاء الحق وزھق الباطل

داخلے جاری ہیں

ڈگری شہر میں بچوں اور بچیوں کے لئے قرآن وسنت کی تعلیم کا مرکزی ادارہ!

جامعہ عربیہ اشاعت القرآن (رجسٹرڈ)

داخلے جاری ہیں

بچوں کے لئے : ○ قرآن کریم کی تعلیم حفظ و ناظرہ ○ درجات کتب از اعدادیہ تا درجہ رابعہ ○ بیرونی طلبہ کے لئے دارالاقامہ کا انتظام بھی ہے۔

بچیوں کے لئے : ○ قرآن کریم کی تعلیم حفظ و ناظرہ ○ وفاق المدارس عربیہ پاکستان کا مقرر کردہ نصاب برائے عالمہ مکمل ○ ثانویہ عامہ (مساوی میٹرک) ثانویہ خاصہ (مساوی ایف اے) عالیہ (مساوی بی اے) عالمیہ (مساوی ایم اے) ○ بچیوں کے لئے عربی انگریزی دونوں مضامین پر خصوصی توجہ ○ ادارہ وفاق المدارس عربیہ پاکستان سے منظور شدہ اور ملحق ہے اور ان کے سالانہ امتحان وفاق المدارس کے زیر نگرانی ہوتے ہیں۔

ڈگری شہر' میرپور خاص اور دیگر علاقوں کے مسلمان اپنے بچوں کی پاکیزہ ماحول میں تعلیم و تربیت اور اصلاح کے لئے انہیں جامعہ عربیہ اشاعت القرآن میں داخل کروائیں

منجانب : (مولانا) اکرام الحق خیری عفا اللہ عنہ

مہتمم جامعہ عربیہ اشاعت القرآن (رجسٹرڈ)

ڈگری ضلع میرپور خاص صوبہ سندھ فون: 340 پوسٹ کوڈ: 023221

تحفۂ قادیانیت

کی تیسری جلد

الحمدللہ ثم الحمدللہ حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی دامت برکاتہم کی کتاب تحفہ قادیانیت کی تیسری جلد شائع ہوگئی ہے اس میں حضرت اقدس کی پانچ کتب و مقالہ جات شامل ہیں۔ جن میں سے تین پہلی بار شائع ہوئے ہیں۔

عنوانات

○ حیات و نزول عیسیٰ علیہ السلام کا عقیدہ چودہ صدیوں کے اکابر کی نظر میں

○ مرزا غلام احمد کا مقدمہ اہل عقل و انصاف کی نظر میں

○ نزول عیسیٰ علیہ السلام چند تنقیحات و توضیحات

○ ترجمہ مقدمہ عقیدۃ الاسلام ○ مہدی آخر الزمان اور فرقہ مہدویہ

☆ منجملہ خصوصیات کے ایک یہ بھی ہے کہ یہ مکمل حیات عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر جامع انسائیکلوپیڈیا ہے۔

صفحات ۶۷۲۔ کاغذ سفید گلیز عمدہ طباعت' انتہائی اعلیٰ' کتابت جدید کمپیوٹر' اغلاط سے پاک ٹائٹل چار رنگا' جلد مضبوط و پائیدار' قیمت دو سو روپے۔ قیمت جلد اول ۱۵۰ روپے' جلد دوم۔ ۱۵۰ روپے۔ جلد سوم ۲۰۰ مکمل سیٹ خریدنے پر رعایتی قیمت ۳۵۰ روپے۔ قیمت کا پیشگی منی آرڈر آنا ضروری ہے وی۔پی نہ ہوگی۔

ملک بھر کے عالمی مجلس کے دفاتر سے مل سکتی ہے۔ یا براہ راست دفتر مرکزیہ سے حاصل کریں

رابطہ کے لئے : ناظم دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

حضوری باغ روڈ ملتان۔ فون : ۵۱۴۱۲۲

شیخ المشائخ خواجہ خان محمد مدظلہ، امیر مرکزیہ اور حکیم العصر مولانا محمد یوسف لدھیانوی نائب امیر مرکزیہ کی اپیل

قربانی کی کھالیں عالمی مجلس تحفظِ ختم نبوت کو دیجئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف :

○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی و اصلاحی تنظیم ہے
○ یہ تنظیم ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔
○ تبلیغ و اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرہ امتیاز ہے۔
○ اندرون و بیرون ملک مبلغین، دفاتر و مراکز عربی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔
○ لاکھوں روپے کا لٹریچر اردو، عربی، انگریزی میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کئے جاتے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام دو ہفت روزہ جرائد شائع ہو رہے ہیں۔
○ صدیق آباد (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔
○ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے۔
○ ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔ جن کی پیروی عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کر رہی ہے۔
○ ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین، تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔
○ اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکہ میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔ افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے راہنماؤں کی کوششوں سے ۳۰ ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ سب : اللہ تبارک و تعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں : مخیر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

کراچی کے احباب نیشنل بینک پرانی نمائش برانچ اکاؤنٹ نمبر 9-487 میں براہ راست رقم جمع کر کے دفتر کو اطلاع دیں۔

مسائل قربانی

ہر صاحب نصاب پر قربانی واجب ہے غریب اور قرضدار پر واجب نہیں

قربانی کے جانور کی عمر

بکرا، بکری ایک سال۔ گائے، بیل، بھینس، بھینسا دو سال۔ اونٹ، اونٹنی پانچ سال۔ البتہ فربہ بھیڑ، مینڈھا، دنبہ، دنبی چھ ماہ کا جائز ہے بشرطیکہ خوب موٹا تازہ ہو۔ اگر ایک سال کے بھیڑ دنبوں میں چھوڑیں تو فرق معلوم نہ ہو۔

○ قربانی کا جانور بے عیب ہو۔ ○ خصی جانور کی قربانی جائز ہے۔ ○ کان قدرتاً بالکل چھوٹے ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی سینگ نہ ہوں قربانی جائز ہے۔ ○ سینگ تھے مگر ٹوٹ گئے لیکن جڑ سے نہیں ٹوٹے یا خول اتر گیا لیکن اندر سے محفوظ ہے تو قربانی جائز ہے۔ ○ پیدائشی کان نہ ہوں یا تھے مگر تہائی یا اس سے زائد کٹ گئے، قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور اندھا، کانا یا ایک آنکھ کی تہائی یا اس سے زائد روشنی ضائع ہو جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کے ابتدا ہی سے دانت نہ ہوں تو قربانی جائز نہیں۔ ○ جانور کی تہائی سے زائد دم کٹ جائے قربانی جائز نہیں۔ ○ لنگڑا جانور جو تین پاؤں پر چلتا ہو یا چوتھا پاؤں گھسیٹ کر چلتا ہو، قربانی جائز نہیں۔ ○ گائے بھینس، اونٹ میں سات آدمی حصہ دار ہو سکتے ہیں، اگر کوئی اکیلا کر دے تو بھی جائز ہے۔ ○ سنت ہے جب جانور ذبح کرنے کے لئے قبلہ رو لٹائے تو یہ دعا پڑھے :

انی وجهت وجهی للذی فطر السموت والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین ○

○ اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے :

اللهم تقبله منی کما تقبلت من حبیبک محمد و خلیلک ابراهیم علیهما السلام

○ قربانی کا گوشت تول کر تقسیم کریں، اندازہ سے تقسیم جائز نہیں۔ ○ حصہ دار سب مسلمان ہوں اگر قادیانی یا لاہوری، مرزائی حصہ دار ہوگا تو سب کی قربانی نہ ہوگی۔ ○ مرزائی دائرہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اگر مرزائی نے جانور ذبح کیا یا اپنی قربانی کا گوشت بھیجا تو اس کا کھانا حرام ہوگا۔ ○ قربانی کی کھال یا گوشت ذبح کرنے کے عوض دینا جائز نہیں۔ ○ قربانی کے جانور کی رسی، زنجیر وغیرہ صدقہ میں دینی چاہئے۔ ○ ذی الحجہ کی نویں تاریخ نماز فجر کے بعد سے تیرھویں ذی الحجہ کی عصر تک مقیم لوگوں کے لئے اکیلے یا باجماعت ہر فرض نماز کے بعد اونچی آواز سے ایک دفعہ مندرجہ ذیل تکبیرات کہنا واجب ہے اگر امام بھول جائے تو مقتدی خود تکبیر شروع کر دیں۔

اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر وللہ الحمد

○ یکم ذی الحجہ سے لے کر قربانی سے فارغ ہونے تک قربانی کرنے والا حجامت نہ کرائے تاکہ حج کرنے والوں سے مشابہت ہو جائے۔ ○ نماز عید کے لئے گھر سے نکلیں تو مذکورہ بالا تکبیرات قدرے بلند آواز کے ساتھ کہتے جائیں۔ ○ ایک راستہ سے جائیں دوسرے سے آئیں۔

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان شہر فون : 514122

دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جامع مسجد باب الرحمت پرانی نمائش کراچی فون : 7780337